REGISTERED WITH THE REGISTRAR of NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R-N-61/57-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION NO P/GDP-23

جلد ۴۴
شمارہ ۴۹-۵۰

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۱۳/۲۰ رجب ۱۴۱۶ ہجری ۱۴/۲۱ فتح ۱۳۷۴ ہش ۱۴/۲۱ دسمبر ۱۹۹۵ء

اخبار احمدیہ

لندن ۱۰ر دسمبر (ایم - ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

٭

کوئی انسانی خلق اخلاق فاضلہ میں سے ایسا نہیں ہے جس کے ظاہر ہونے کے لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو موقعہ نہ دیا۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قوم کی راہ میں جان دینے کا حکیمانہ طریق یہی ہے کہ قوم کی بھلائی کے لئے قانون قدرت کی مفید راہوں کے موافق اپنی جان پر سختی اٹھادیں اور مناسب تدبیروں کو بجالانے سے اپنی جان ان پر فدا کردیں۔ نہ یہ کہ قوم کو سخت بلا یا گمراہی میں دیکھ کر اور خطرناک حالت میں پاکر اپنے سر پر پتھر ماریں یا دو تین رتی اسٹرکنیا کھا کر اس جہان سے رخصت ہو جائیں اور پھر گمان کریں کہ ہم نے اپنی اس حرکت سے قوم کو نجات دے دی ہے۔ یہ مردوں کا کام نہیں ہے زنانہ خصلتیں ہیں۔ اور بے حوصلہ لوگوں کا ہمیشہ سے یہی طریق ہے کہ مصیبت کو قابل برداشت نہ پاکر جھٹ پٹ خودکشی کی طرف دوڑتے ہیں۔ ایسی خودکشی کو بعد میں کتنی ہی تاویلیں کی جائیں مگر یہ حرکت بلاشبہ عقل اور عقلمندوں کا ننگ ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسے شخص کا صبر اور دشمن کا مقابلہ نہ کرنا معتبر نہیں ہے جس کو انتقام کا موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ کیا معلوم ہے کہ اگر یہ انتقام پر قدرت پاتا تو کیا کچھ کرتا۔ جب تک انسان پر وہ زمانہ نہ آوے جو ایک مصیبتوں کا زمانہ اور ایک مقدرت اور حکومت اور ثروت کا زمانہ ہو اس وقت تک اس کے سچے اخلاق ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتے۔ صاف ظاہر ہے کہ جو شخص صرف کمزوری اور ناداری اور بے اقتداری کی حالت میں لوگوں کی ماریں کھاتا مر جاوے اور اقتدار اور حکومت اور ثروت کا زمانہ نہ پاوے اس کے اخلاق میں سے کچھ بھی ثابت نہ ہوگا اور اگر کسی میدان میں جنگ میں حاضر نہیں ہوا تو یہ بھی ثابت نہ ہوگا کہ وہ دل کا بہادر تھا یا بزدل۔ اس کے اخلاق کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے ہمیں کیا معلوم ہے کہ اگر وہ اپنے دشمنوں پر قدرت پاتا تو ان سے کیا سلوک بجالاتا اور اگر وہ دولت مند ہو جاتا تو اس دولت کو جمع کرتا یا لوگوں کو دیتا۔ اور اگر وہ کسی میدان جنگ میں آتا تو دم دبا کر بھاگ جاتا یا بہادروں کی طرح ہاتھ دکھاتا۔ مگر خدا کی عنایت اور فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان اخلاق کے ظاہر کرنے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ سخاوت اور شجاعت اور حلم اور عفو اور عدل اپنے اپنے موقعہ پر ایسے کمال سے ظہور میں آئے کہ صفحہ دنیا میں اس کی نظیر ڈھونڈنا لاحاصل ہے۔ اپنے دونوں زمانوں میں ضعف اور قدرت اور ناداری اور ثروت میں تمام جہان کو دکھلا دیا کہ وہ ذات پاک کیسی اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی جامع تھی اور کوئی انسانی خلق اخلاق فاضلہ میں سے ایسا نہیں ہے جو اس کے ظاہر ہونے کے لئے آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک موقعہ نہ دیا۔ شجاعت، سخاوت، استقلال، عفو، حلم وغیرہ وغیرہ تمام اخلاق فاضلہ ایسے طور پر ثابت ہو گئے کہ دنیا میں اس کی نظیر تلاش کرنا طلب محال ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جنہوں نے ظلم کو انتہا تک پہنچا دیا اور اسلام کو نابود کرنا چاہا خدا نے ان کو بھی بے سزا نہیں چھوڑا کیونکہ ان کو بے سزا چھوڑنا گویا راستبازوں کو ان کے پیروں کے نیچے ہلاک کرنا تھا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ (مطبوعہ لندن) صفحہ ۴۴۹، ۴۵۰)

جلسہ سالانہ انگلستان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ انگلستان ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ر جولائی ۱۹۹۶ء کو منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ فتح ۱۳۷۴ ہش

نفرت کی بدولت پھیلائے گئے!

(۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے بادلائل یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ قرآن مجید نے کبھی بھی کافروں کو دکھ پہنچانے اور ان کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ بنی نوع انسان کے لئے محبت کی تعلیم دی ہے لیکن وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں پر ظلم کیا تھا اُن کا جینا حرام کر دیا تھا اُن سے مدافعانہ جنگ کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی حکم ہے کہ دشمن سے جنگ کرتے وقت بھی انصاف کے دامن کو اپنے ہاتھ سے ہرگز نہیں چھوڑنا۔

دوسری طرف ہم نے یہ بھی بتایا تھا کہ مضمون نگار بشن سروپ گوئل نے اسلام پر تو نہایت شوخی و تعصب سے اعتراض کر دیا اور ہندو بھائیوں کو یہ تحریک کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ مسلمانوں کے حق میں ہندو مسلم بھائی بھائی کا نعرہ ہرگز نہ لگائیں لیکن ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ صاحب ہندو مسلم بھائی بھائی کا نعرہ کیونکر لگا سکتے ہیں جو خود اپنے ہی ہم مذہبوں سے جن کو یہ شودر کہتے ہیں بھائی بھائی نہیں بن سکے اور آج تک شودر جو کہ انسان ہیں، اپنی ہی اونچی ذات کے بھائیوں کے ظلموں سے چور چور ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب سے کہ آریہ قوم کے افراد باہر سے آئے ہیں اور وید کی تعلیم اپنے ساتھ لائے ہیں اس وقت سے یہ غریب شودر ان کے مظالم کا شکار ہیں۔ مغلوں نے یا باہر سے آنے والے دیگر فرمانرواؤں نے بھلا کیا ظلم کئے ہوں گے اگر انسان باہر سے آنے والے ان آریوں کے مظالم کی کہانی سُنے تو اسے یقین نہیں آ سکتا کہ ایک انسان دوسرے انسان پر ایسے مظالم بھی کر سکتا ہے۔ ہمیں کچھ دلچسپی نہیں تھی کہ ہم ان باتوں کو بیان کرتے لیکن جبکہ نہایت گستاخی اور شوخی سے قرآن مجید کی تعلیم پر جھوٹے رنگ میں اعتراضات کئے گئے ہیں تو اب ہم بھی ان داستانوں کو کھولنے پر مجبور ہیں چنانچہ اس تعلق میں منوسمرتی سے ہم ذیل میں چند حوالہ جات نقل کرتے ہیں۔ یہ منوسمرتی رندھیر پرکاش ہری دوار کی شائع شدہ ہے جس کا ہندی ترجمہ پنڈت جوالا پرشاد چترویدی نے کیا ہے اور جو تیسری بار شائع ہوئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ "شودر کے لئے ایک ہی کرم پربھو نے ٹھہرایا ہے یعنی حسد دل سے ان تینوں ورنوں کی خدمت کرنا"

۲۔ "ادھیائے ۲ شلوک ۳۱ میں ہے:
"براہمن کے نام میں لفظ منگل یعنی خوشی اور کشتری کے نام میں یعنی طاقت اور ویشیہ کے نام میں لفظ دھن اور شودر کے نام میں لفظ تحقیر شامل ہے۔"

۳۔ "براہمن سے فی صد دو روپیہ کھتری سے تین روپیہ ویش سے چار روپیہ اور شودر سے پانچ روپیہ ماہوار سود لینا چاہیئے۔ (منو ۸/۱۴۲)

۴۔ اگر شودر براہمن کو چور کہے تو اس کو سزائے موت دی جائے۔
(منو ۸/۲۶۷)

۵۔ "اگر شودر براہمن سے سخت کلام کریں۔ تو ان کی زبان چھید دی جائے"
(۸/۲۷۰)

۶۔ "شودر براہمن کو نیچ لفظ کہے تو اس کے منہ میں دس انگل جلتی ہوئی سلاخ ڈال دی جائے" (۸/۲۷۱)

۷۔ "شودر براہمن کے بال، پاؤں، داڑھی، گلا، فوطہ وغیرہ کو غرور سے پکڑے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنا چاہیئے۔ اور یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ اس کو تکلیف ہوگی"۔ (۸/۲۸۳)

۸۔ "برہما نے شودر کو براہمنوں کی خدمت کے لئے بنایا ہے اس لئے خواہ شودر خریدا ہوا یا ملازم ہو خواہ ملازم نہ ہو اس سے برابر کام لینا چاہیئے (منو ۸/۴۱۳)

۹۔ شودر براہمن وغیرہ کو غرور سے دھرم اپدیش کرے تو راجہ اس کے منہ اور کان میں اُبلتا ہوا تیل ڈالے (منو ۸/۲۷۲)

۱۰۔ "بیوہ، لڑکا اور غلام (شودر) جس دولت کو جمع کریں وہ اس کے مالک نہیں" (منوسمرتی ۸/۴۱۵)

۱۱۔ "بھنگی اور چمار مُردے کے کپڑے پہنیں، پھوٹے ہوئے برتن میں کھانا کھائیں۔ لوہے کے زیور پہنیں۔ (۱۰/۵۲)

۱۲۔ "شودر طاقت رکھنے پر بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ شودر کے پاس دولت جمع ہونے پر وہ براہمنوں کو نقصان پہنچاتا ہے"۔ (۱۰/۱۲۹)

اسی طرح اس قسم کی غیر منصفانہ و ظالمانہ تعلیمات دیگر کتابوں میں بھی ملتی ہیں یہاں تک لکھا ہے کہ شودر اگر وید کو سُن لے تو راجہ سیسے اور لاکھ سے اس کے کانوں کو بھر دے۔ وید منتروں کا اُچارن (تلاوت) کرنے پر اس کی زبان کٹوا دے۔ اور اگر وید کو پڑھے تو اس کا جسم ہی کاٹ ڈالے"
(گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲)

ان ہی تعلیمات کی روشنی میں ایک عرصہ تک بدھوں اور جینیوں کو بھی نہایت آزادی و بے باکی سے مظالم کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ آریوں نے ہندوستان میں آتے ہی پہلے تو دراوڑوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ اور ان بے چاروں کو شمال سے جنوب میں دھکیل دیا (رسالہ سدھا لکھنؤ جنوری ۱۹۲۹ء صفحہ ۹۲) بحوالہ اچھوت شری سوامی بودھا نند جی اپنی کتاب "بھارت کے مول نواسی اور آریہ" کے صفحہ ۳۴ پر وید منتر درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"مندرجہ بالا منتروں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ لوگ اپنے مخالفوں کو جڑ بنیاد سے کاٹ ڈالنے اُن کی دولت، چوپائے، زمین اور متاع چھین لینے پر ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔ اور وہ انہیں پہاڑوں پر سے دھکیلتے ان کی کھالیں کھینچتے اور ان کی حاملہ عورتوں تک کو مار ڈالتے تھے۔ وہ ان کے شہروں اور قلعوں کو برباد کرتے اور انہیں جلا دیتے۔ یہ سب ان کی دشمنی کے روشن ثبوت ہیں۔ اس طرح ان تعلیمات کی روشنی میں بے چارے بودھوں اور جینیوں کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ ناقابل بیان ہے ایسا بہیمانہ سلوک کیا گیا کہ دُنیا حیران ہے کہ وہ کروڑوں بودھ جین کہاں ہیں وہ غریب کدھر چلے گئے ان کے مذہب اور لٹریچر اور تہذیب کا کیا حشر ہوا۔ (باقی صفحہ ۱۹ پر)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر
حنیف احمد محمود
خواجہ شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE: 84524 - 649

ارشادِ نبویؐ
اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ
(دعا ہی تو اصل عبادت ہے)
(منجانب):
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا:
آٹو ٹریڈرز
AUTO-TRADERS
۱۶۔ بینٹنک لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱
فون نمبرز: ۲۴۸۵۲۲۲
۲۲۷۸۱۶۵۲
۲۴۳۰۷۹۴

خطبہ جمعہ

عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۸؍ ستمبر ۱۹۹۵ء مطابق ۸؍ تبوک ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام من ہائم (جرمنی)

خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝
وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝
وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ۝

(بنی اسرائیل: ۷۹ تا ۸۱)

گزشتہ جلسہ سالانہ یو کے کے بعد سے طبیعت میں خصوصیت سے یہ فکر رہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس کثرت سے ہمیں انعامات کے پھل نوازے ہیں جن کے نتیجے میں بھوک مٹنے کی بجائے اور بھی بڑھ گئی ہے تو آئندہ ان کو سنبھالنے کی ذمہ داریاں کیسے ادا کریں گے۔ کیونکہ جب میں نے گردو پیش پر نظر ڈالی ان جماعتوں پر خصوصیت سے نگاہ کی جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پھلوں کی بارش ہو رہی ہے تو مجھے محسوس ہوا کہ ابھی ان جماعتوں میں بھی تربیت کی بہت کمی ہے اور کثرت کے ساتھ مربی ہمیں مہیا نہیں ہیں پھر ان نئے آنے والوں کی تربیت کر کے اس بات کا اہل بنانا کہ جب اوروں کو دعوت دیں تو ان کی تربیت کی بھی اہلیت رکھیں یہ ایک بہت بڑا اور اہم کام ہے۔ جس کے نتیجے میں ایک دائمی فکر میں مبتلا ہو گیا اور خصوصیت سے دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہی اس کے حل کی کوئی راہ دکھائے۔ اب ایک مقام پر کھڑے ہو کر ٹھہر جانا ویسے ہی انسانی فطرت کے خلاف ہے اور دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ پہلے کی طرح ہی دگنی اور چوگنی رحمتوں کی بارشیں برساتا رہے۔ پس یہ وہ پہلو ہے جس کے متعلق میں آج آپ سے کچھ کلام کرنا چاہتا ہوں۔ کل ہی اس فکر میں مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھائی کہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے انہیں آیات میں ان فکروں کا حل موجود ہے۔ اگر جماعت نے بکثرت پھیلنا ہے اور پھیلنے کے نتیجے میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اللہ کی رضا کے مطابق ادا کرنا ہے تو یہ وہ آیات ہیں جن میں ان مسائل کا سب حل موجود ہے۔

سب سے اہم بات قیام صلوٰۃ ہے۔ ”اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر“ اور یہ قیام صلوٰۃ دائمین الی اللہ کے لئے بھی جتنا ضروری ہے اتنا ہی ان کے لئے ضروری ہے کہ نئے آنے والوں کو بھی نماز پر قائم کریں اور یہ مہم اگر ساتھ ساتھ جاری نہ رہے تو ان آنے والے پھلوں کو سنبھالنا پھر تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ لیکن جہاں تک میں نظر ڈالتا ہوں لازم ہے کہ انصاف کی نظر ڈالوں اور خوش فہمی کی نگاہ نہ ڈالوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جماعت میں ابھی نماز باجماعت کے قیام کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ بلکہ اگر روزمرہ کے جماعت کے حالات، نوجوانوں کے حالات، لڑکوں اور لڑکیوں کے حالات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جو حقیقت میں نماز پڑھنا جانتے نہیں۔ جانتے ہیں تو رسمی نماز میں شمولیت کی حد تک تو جانتے ہیں۔ مگر وہ باجماعت نماز جس کا ان آیات میں ذکر ہے اس سے ابھی وہ بہت دور ہیں۔

”اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر“ ایک مسلسل گھیرے میں ڈالنے والی آیت ہے جو دن کے مختلف وقتوں کو گھیر رہی ہے اور منظر یہ پیش کر رہی ہے کہ ایسا شخص جو خدا کی عبادت میں معروف ہے، اس کا حق ادا کرتا ہے وہ ”دلوک الشمس“ سے لے کر یعنی سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر دوسری صبح تک یعنی جب تک رات اندھیری رہے اور گہری رہے عبادت ہی میں مصروف رہتا ہے یا عبادت کے قیام کا حق ادا کرتا رہتا ہے اب کتنے ہیں ہم میں جو واقعتہً اس آیت کے مصداق نماز کو ادا کرتے ہیں ایسے تو بہت سے بن رہے ہیں جو پہلے پوری نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اب خدا کے فضل کے ساتھ بارہا کہنے کے بعد مختلف تنظیموں کو احساس دلانے کے بعد اور ان کی کوششوں سے نماز کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ مگر نماز کی طرف متوجہ ہونا کافی نہیں ہے کیونکہ عبادت کے قیام کے بغیر دنیا کا قیام ممکن نہیں۔ ہم نے دنیا کو قائم کرنا ہے اور دنیا کو توحید پہ قائم کرنا ہے اور توحید پر قائم کرنے کے لئے قیام عبادت ایسا لازمہ ہے جیسے اوپر کی منزل کے لئے بنیادوں اور نچلی منزل کی تعمیر لازم ہے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ اوپر کی منزل تعمیر کر لیں اور یا نچلی منزل ہی نہ ہو یا نچلی منزل ہو بھی تو بنیادوں کے بغیر کیونکہ ایسی عمارت کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ پس یہ جو باتیں میں آپ سے کر رہا ہوں گہری فکر کی باتیں ہیں جب ہر سال اللہ تعالیٰ فضلوں کی بارش نازل فرماتا ہے تو یہ درست ہے کہ نعرہ ہائے تکبیر سے کل عالم گونج اٹھتا ہے اور ہمارے دلوں میں

ایک ایسا حیرت انگیز ہیجان پیدا ہو جاتا ہے جس کی دنیا والوں کو کچھ بھی خبر نہیں مگر یہ ہیجانی کیفیت تو آنی جانی ہے۔ جو دائم رہ جانے والی چیز ہے وہ ایسی نیکی ہے جسے قرآن کریم باقیات میں سے شمار کرتا ہے جس کی تعریف میں باقی رہنا داخل کر دیا گیا ہے "الصالحات" کے ساتھ الباقیات کی ایک ایسی شرط قرآن نے لگا دی ہے کہ جس کے بعد عارضی نیکی کا کوئی تصور بھی باقی نہیں رہتا نیکی وہی ہے جو زندگی کا ساتھ دے، جو ہمیشہ کے لئے جزو بدن بن جائے جو رگوں میں دوڑتی پھرتی رہے جیسے خون دوڑتا پھرتا ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہ ہو پس نماز بھی ایسی ہی نیکیوں میں سے اول درجے کی نیکی ہے جسے ہماری سانسوں میں رس بس جانا چاہئے جسے ہمارے خون میں دوڑنا چاہیے جسے ہمارے وجود کا ایک اٹوٹ حصہ بن جانا چاہیے یہ وہ نماز ہے جو آپ کو بھی اور مجھے بھی قائم کرے گی اور ہمیں اس قابل بنائے گی کہ ہر بڑھتے ہوئے بوجھ کو خوشی سے اٹھائیں اور خدا سے مزید کی توقع رکھتے چلے جائیں

پس پہلی بات تو نماز کے قیام کی طرف توجہ دلانی تھی اور اسی سلسلے میں آپ سے خصوصیت کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ جو نومبایعین ہم میں آ رہے ہیں ان پر اسی پہلو سے نظر رکھنا اور ان میں نمازی بنانا ہمارا اولین کام ہے اور اسی غرض کے لئے ہر جماعت میں جہاں آئندہ دعوت الی اللہ کے نئے منصوبے بنائے جاتے ہیں بلکہ بہت سی جگہ ان پر عمل شروع ہو چکا ہے وہاں احمدی جماعت کا ایک گروہ ایسا وقف رہے جس کا کام محض قیام صلوٰۃ ہو وہ اپنوں میں بھی اور نئے آنے والوں میں بھی جو اپنے بن رہے ہیں ان میں بھی نماز باجماعت کے قیام کی مسلسل جدوجہد کرتا رہے، اور کسی خوش فہمی پر مبنی رپورٹ پیش نہ کرے بلکہ اعداد و شمار پر مشتمل جن کا باقاعدہ مسلسل وہاں ریکارڈ رکھا جاتا ہے جس کو کاپیوں پر درج کیا جائے اور ہر ذمہ دار کارکن اپنے پاس اس کا ریکارڈ رکھے وہ ہمیشہ اس کے اپنے لئے بھی یاد دہانی بنا رہے اور جب وہ آئندہ مرکز میں رپورٹ بھیجے تو یقین کے ساتھ بھیجے کہ یہ کام اس حد تک ہو چکا ہے۔

اس کے لئے بہت سے طریق ہیں جنہیں اپنانا چاہئے ایک دفعہ میں نے ایک سلسلہ شروع کیا تھا قیام عبادت کا کہ قیام عبادت کیا چیز ہے؟ ہر بات کا سلسلہ تھا اور اس ضمن میں بہت سی ایسی باتیں کی تھیں جو قرآن اور حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے ایسی تھیں کہ ان کے نتیجے میں مجھے جو کثرت سے اطلاعیں ملتی رہیں یہ محسوس ہوا کہ خدا کے فضل سے دلوں میں ایک حرکت پیدا ہوئی ہے اور عبادت کے قیام کی طرف بڑی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ مگر یہ باتیں ایک دفعہ کر کے ختم کرنے والی باتیں نہیں ہیں۔ یہ تو تذکیر ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے اور جاری رہنی چاہئے یہ وہ یاد دہانیاں ہیں جو اگر بار بار نہ کرائی جائیں تو نفس خود بخود بہل جاتا ہے اس لئے ان سے بھی استفادہ کیا جائے۔ ان خطبات کے سلسلے سے بھی، دیگر ذرائع سے بھی مل بیٹھ کر سوچیں اور جس معاملہ میں بھی یا دنیا بھر کی مجالس عاملہ میں یہ مسئلہ زیر غور آئے کہ نئے حالات کے تقاضے ہیں کہ ہم قیام نماز کی طرف پہلے سے بہت زیادہ توجہ کریں۔ سینکڑوں گنا بھی کہا جائے تو یہ مبالغہ نہیں ہے کیونکہ اگر سینکڑوں گنا توجہ بھی زیادہ ہو جائے تب بھی پوری طرح حق ادا ہو سکے گا کیونکہ عبادت تو زندگی کے قیام کا مقصد ہے

عبادت کی خاطر جن و انس کو پیدا کیا گیا ہے اور عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے اس لئے بعض پہلوؤں سے جب ہم نظر کرتے ہیں تو کہتے ہیں انصاف کو قائم کر دو تو دنیا کے مسائل حل ہو جائیں گے یہ درست ہے۔ مگر انصاف کو کیسے قائم کریں گے اگر بندہ اپنے خدا سے انصاف نہ کرتا ہو اور خدا کے حق ادا نہ کرتا ہو تو بنی نوع انسان کے حق کیسے ادا کرے گا ان حقوق کی طرف فطرتاً توجہ پیدا ہو ہی نہیں سکتی جب تک حقیقتاً اپنے خالق اپنے رب، اپنے مالک کے حقوق کی طرف دل کی گہرائی سے توجہ پیدا نہ ہو۔

اگر جماعت نے بکثرت پھیلنا ہے اور پھیلنے کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اللہ کی رضا کے مطابق ادا کرنا ہے تو یہ وہ آیات ہیں جن میں ان مسائل کا سب حل موجود ہے

پس اول طور پر نماز کو قائم کرنے کے لئے نہ صرف یہ کہ منصوبے بنائیں بلکہ ابھی سے بنائیں کوئی وقت اس پر ضائع نہ کریں اور ہر دنیا کی جماعت ملکی سطح پر بھی اور چھوٹی سطحوں پر بھی یہ منصوبے بنائے اور ایسی ٹیمیں مقرر کرے جن کا کام بس یہی ہو وہ اسی بات کے لئے وقف ہو کے رہ جائیں کہ ہم نے نماز کی اہمیت بتانی ہے۔ نماز پر قائم کرنا ہے۔ نماز کے ترجمے سکھانے کے انتظام کرنے ہیں۔ نماز پڑھنے سے جو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کی طرف توجہ دلانی ہے اور مسلسل یہ کام انتھک طور پر کرتے چلے جانا ہے اور ہارنا نہیں۔ ایک لمحہ بھی اس ذمہ داری سے نہ غافل ہونا ہے، نہ مایوس ہونا ہے۔ اگرچہ شروع میں بسا اوقات مشکلات بھی پیش آتی ہیں۔ مگر اکثر مشکلات اپنی بے وقوفیوں سے پیش آتی ہیں اگر انسان اپنے دائرے کو سمجھتا ہو کہ کتنا دائرہ ہے اور اس سے آگے بڑھنا نہ چاہتا ہے، نہ بڑھنے کی حیثیت رکھتا ہے تو پھر مایوسی نہیں ہو سکتی پھر تذکیر کا کام بغیر مایوسی کے چلتا ہے۔

قیام صلوٰۃ داعیین الی اللہ کے لئے بھی جتنا ضروری ہے اتنا ہی ان کے لئے ضروری ہے کہ نئے آنے والوں کو بھی نماز پر قائم کر دیں

سب سے بڑی ذمہ داری تذکیر کی یعنی نصیحت کے ذریعے دنیا میں عظیم روحانی انقلاب برپا کرنے کی ذمہ داری حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کندھوں پر ڈالی گئی آپ نے دن رات اس کو ادا کیا۔ دن رات بظاہر مایوس کرنے والے حالات کا سامنا رہا اور سالہا سال ایسا ہوا دنیا جیسے کہ گرد و پیش میں بستی تھی ان کے دلوں کو ان پتھروں کی طرح پایا جن میں کوئی نہر جاری نہیں ہو سکتی اس کے باوجود ایک لمحہ کے لئے بھی مایوس نہیں ہوئے۔ اپنے لئے مایوسی کا تصور کیا گناہ سے کہ حضرت زکریا جواب نے مقابل پر ایک مثال کہ نبی سے وہ اپنے رب کے حضور عرض کرتے ہیں کہ اے میرے رب میرے بال سفید ہو گئے ہیں میری ہڈیاں گل گئی ہیں تو بھی اے میرے پیارے رب شقیا (ولم اکن بدعائک رب شقیا) میں وہ بدبخت نہیں ہوں جو تیرے حضور دعا کرتے ہوئے مایوس ہو جاؤں تو مایوسی کا مومن کے کاموں کے ساتھ کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے دائرہ کار میں رہے اور ہمیشہ دعائیں کرتا رہے اگر یہ دو باتیں یقینی طور پر ساتھ ہوں تو پھر کبھی کوئی مومن کسی پہلو سے بھی کسی وقت بھی

مایوس نہیں ہو سکتا۔ دائرہ کار میں رہنا ہی دراصل دعا کو پیدا کرتا ہے بسا اوقات میں نے نصیحت کرنے والے دیکھے ہیں خواہ وہ اپنے گھر میں بچوں کو نصیحت کریں یا باہر ماحول میں نصیحت کا کردار ادا کریں وہ پہلے اس وجہ سے مایوس ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ گویا تبدیلی کر دینا ان کا کام ہے۔ حالانکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام بلاغ ہے یعنی پہنچانا ہے۔ لیکن نہایت عمدگی کے ساتھ پہنچانا ایسا پہنچانا کہ جس سے اوپر پہنچانے کا حق ادا ہی نہیں … سکتا نصیحت کرنے کے کام کو اپنے درجہ کمال تک پہنچانا یہ مطلب ہے بلاغ کا۔ تو اگر یہ پتہ ہو کہ میرا کام بلاغ ہے اور بلاغ کے بعد پھر میں مصیطر نہیں بنایا نہ بن سکتا ہوں۔ حقیقت میں نصیحت کے ذریعے تبدیلی کر دکھانا اور بات ہے اور کامل یقین کے ساتھ اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے نصیحت کرتے چلے جانا ایک اور بات ہے۔ پس قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے وہ یہی ہے کہ تیرا کام صرف بلاغ ہے اور بلاغ کا مطلب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کسی بات کو عمدگی کے ساتھ پہنچا دینا کہ اس سے بہتر طریق پر پہنچائی جا نہ سکتی ہو پہنچانے کے تمام حقوق ادا کر دینا۔ پھر اس کے بعد کسی زبردستی کے تصور کو دل میں جگہ نہ دینا کیونکہ بلاغ کے بعد پاک تبدیلی یا بندے کا

> دنیا بھر کی مجالس عاملہ میں یہ مسئلہ زیر غور آئے کہ نئے حالات کے تقاضے ہیں کہ ہم قیام نماز کی طرف پہلے سے بہت زیادہ توجہ کریں

کام ہے یا خدا کا جو اس بندے کو یہ توفیق دے۔ مگر پہنچانے والے کا فرض نہیں ہے کہ زبردستی کسی کو نیک بنائے اور نہ زبردستی کوئی انسان کسی کو نیک بنا سکتا ہے۔ یہ محض جاہلانہ باتیں ہیں۔ یہ جو مختلف اسلامی ممالک میں بعض دفعہ زبردستی نیک بنانے کی تحریکیں اٹھتی ہیں یہ قرآن کریم سے کلیۃً جہالت کے نتیجے میں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے کردار سے قطعی لاعلمی کے نتیجے میں ہیں۔

کوئی انسان کبھی کسی دوسرے شخص کو خواہ اپنی اولاد ہی کیوں نہ ہو زبردستی نیک نہیں بنا سکتا۔ حضرت نوحؑ کا حال آپ نے پڑھا اور سنا ہے بار بار سنتے اور پڑھتے ہیں یا آپ نہیں جانتے کہ حضرت نوح نے بلاغ کا حق کیسے ادا کیا تھا۔ قرآن کریم میں ایک ایسا دردناک منظر کھینچا گیا ہے کہ وہ اپنے رب سے مخاطب ہو کے کہتے ہیں اے خدا میں نے سب کچھ کر دیکھا ہے۔ میں نے اونچی آواز میں بھی ان کو بلایا۔ میں نے سرگوشیوں میں بھی ان کو دعوت دی، میں راتوں کو بھی اٹھ کر ان کے لئے نکلا اور دن کی روشنی میں بھی انہیں پیغام پہنچاتا رہا۔ کبھی میں نے ان کو ڈرایا، کبھی خوشخبریاں دیں، کبھی منت سماجت کی۔ غرضیکہ جو کچھ … میری طاقت میں تھا سب کچھ کر دکھایا مگر اے خدا یہ بدلنے کا نام نہیں لیتے۔ پس اب تجھ پر معاملہ ہے۔ پھر خدا نے جو معاملہ کیا یہ وہی بہتر جانتا ہے کہ کس قوم کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہئے۔ مگر یاد رکھیں کہ یہ بلاغ اسی طاقت کا تھا اور اس میں اتنی گہرائی اور سچائی پائی جاتی تھی کہ قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے حضرت نوحؑ کے بلاغ کو قرآن کریم میں یعنی اس دائمی سچائی میں محفوظ فرما دیا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ نوح میرے بندے کی ذاتی طاقت تو بس اتنی سی تھی کہ خود اس کا اپنا بچہ بھی اس کی نصیحتوں کے نتیجے میں نیک نہ بن سکا تو پھر اور کون ہے جو نوح سے بڑھ کر ابلاغ کا دعویٰ کرے اور نوح سے بڑھ کر با اثر ہونے کا دعویٰ کرے۔

پس نہ خدا کے کسی نبی کو کبھی یہ توفیق ملی کہ زبردستی کسی کے اندر نیکی پیدا کرے نہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے اللہ نے یہ تقاضا فرمایا کہ اٹھ اور تلوار پکڑ اور ان کے سینے چیر کے دلوں کو سیدھا کر دے یا تلوار کی دھار سے دو نیم کر ڈال بلکہ یہ فرمایا کہ "انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم "انما انت مذکر" تو تو ایک نصیحت کرنے والے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ محض نصیحت کرنا تیرا کام ہے "لست علیہم بمصیطر" تو ان پر داروغہ مقرر نہیں فرمایا گیا۔ اب دیکھیں کہ جو شخص اپنی حیثیت کو پہچانتا ہو جیسا کہ اللہ کے نبیوں نے پہچانا اور اپنے دائرہ کار میں رہے تو پھر کبھی بے اختیاریوں اور بے بسیوں کا سامنا انہی کو کرنا ہو گا۔ ایک طرف محمد رسول اللہ کا دل تھا جس کی تمنا تھی کہ ساری کائنات کو خدا کے قدموں میں لا ڈالے لیکن اپنی بیٹی، اپنے بچے کی بیٹی بھی آپ کی آواز پر لبیک نہیں کہہ رہی تھی اور حکم یہ تھا کہ تجھے اختیار زبردستی کا نہیں ایسی صورت میں کیوں دل سے دعائیں نہ اٹھیں۔ اگر دل سچا ہے اور دل کی بے قراریاں سچی ہیں اگر یہ بے اختیاری کا احساس انسان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے تو ایک ہی راہ ہے کہ جو دعائیں دل سے اٹھ کر عرش تک راہ پاتی ہیں اور اس راہ کے سوا اور کوئی راہ نہیں ہے۔

> ہم نے دنیا کو قائم کرنا ہے اور دنیا کو توحید پر قائم کرنا ہے اور توحید پر قائم کرنے کے لئے قیام عبادت ایسا لازمہ ہے جیسے اوپر کی منزل کے لئے بنیادوں اور نچلی منزل کی تعمیر لازمہ ہے

پس جب میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ان نئے آنے والوں کو بھی نمازی بنا دیں آپ بھی نمازی بنیں، اپنے گردوپیش کو بھی نمازی بنائیں تو میں جانتا ہوں کہ ہماری استطاعت میں کچھ بھی نہیں ہے مگر بلاغ تو ہے نا۔ اور اگر ہم اپنی حیثیت سمجھتے ہوں اور جیسا کہ میں نے مثال دی تھی بعض نادانوں کی اپنے بچوں کو نصیحت قبول نہ کرنے پر ان پر غیظ وغضب کا مظاہرہ نہ کرتے ہوں، ان پر گالیاں دے کر دل کی کتھارسس نہ نکالتے ہوں ان پر ہاتھ اٹھا کر اپنے دل کا غصہ نہ اتارتے ہوں تو پھر ان کے لئے سوائے دعا کے چارہ ہی کچھ نہیں رہ جاتا بلاغ اور مسلسل بلاغ اور پھر دعائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ایک صحابی کے متعلق یہ شکایت پہنچی کہ وہ اپنے بچوں پر تربیت کے لحاظ سے بہت سختی کرتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور آپ کی ناراضگی میں ایک عجیب بے قراری پائی جاتی تھی۔ آپ نے کہا تم کیا سمجھتے ہو اپنے آپ کو۔ تم تو مشرک ہو رہے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے بچوں کی تربیت تمہارے اختیار میں ہے تم اپنے نفس کا غیظ اتار رہے ہو تربیت کا کوئی شوق نہیں نہ تمہیں تربیت کی اہلیت ہے۔ مغلوب الغضب ہو کر تم بچوں کو مارتے ہو اور مزید گناہ گار بنتے ہو کیوں دعا نہیں کرتے کیونکہ انسان جب نصیحت کرتے بے چارگی محسوس کرتا ہو، بے بسی محسوس کرتا ہو تو دعا کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور دعا میں یہ طاقت ہے کہ وہ عظیم انقلاب برپا کرے لیکن اس دعا میں نہیں جو محض خشک ہونٹوں سے اٹھتی ہو جس کے پیچھے یہ ابلاغ کا تفصیلی پس منظر نہ ہو۔ پس محنتیں کرنی ہوں گی۔ پورے اخلاص کے ساتھ تمام سوسائٹی کو نماز

کے ذریعے زندہ کرنے کا عزم لے کر اُٹھنا ہوگا اور ہر نئے آنے والے کو نماز کا پیغام دینا ہوگا۔ مگر پاک، نیک نصیحت کے ذریعے، نیک نمونوں کے ذریعے تھوڑا تھوڑا سکھا کر پیار اور محبت سے۔ اگر زیادہ نہیں تو شروع میں ایک نماز ہی کا عادی بنائیں اور پھر رفتہ رفتہ اللہ کے حوالے اسی طرح کرتے چلے جائیں کہ اللہ خود اُن کو سنبھال لے اور آئندہ ان کی تربیت براہ راست خدا کے سپرد ہو۔ ہم واسطہ تو ہیں مگر حقیقت میں وہ سب تربیت اللہ ہی کی ہے۔ مگر اسی کا بنایا ہوا نظام ہے کہ کچھ عرصے تک انسانوں کو دوسروں کی تربیت کا ایک واسطہ بنا دیتا ہے جب تک وہ چاہے وہ واسطہ چلتا ہے۔ جوں جوں تربیت کامیاب ہوتی چلی جاتی ہے یہ واسطہ بیچ میں سے اُٹھتا جاتا ہے یہاں تک کہ جس کی تربیت کی جائے اس کو پھر کبھی کوئی ضرورت نہیں رہتی کہ اس کا مربی روز آ آ کے اس کو نصیحت کرے۔ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ جس کی تربیت کی جائے وہ اپنے مربی سے بھی بہت آگے نکل جاتا ہے۔

ہر جماعت میں جہاں آئندہ دعوت الی اللہ کے نئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں بلکہ بہت سی جگہ ان پر عمل شروع ہو چکا ہے وہاں ایک احمدی جماعت کا گروہ ایسا وقف رہے جس کا کام محض قیام صلوٰۃ ہو۔ وہ اپنوں میں بھی اور نئے آنے والوں میں بھی جو اپنے بن رہے ہیں ان میں بھی نماز باجماعت کے قیام کی مسلسل جدوجہد کرتا رہے۔

پس اس پہلو سے نماز ادا کرنے کی طرف توجہ دیں، اپنے گھروں میں قائم کریں اپنے گردوپیش قائم کریں اور خصوصیت کے ساتھ داعی الی اللہ نماز پر قائم ہو جائیں اور خصوصیت کے ساتھ ان کو جو نئے نئے داخل ہو رہے ہیں خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا غیر مسلموں میں سے ہوں ان کو نماز کی اہمیت بتانے کے لئے ایک نظام جاری کریں اور اس نظام کی مسلسل نگرانی رکھیں۔ تاکہ ایک آپ کا طبقہ جو نئی زمینیں فتح کرنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اس کے پیچھے پیچھے یہ سنبھالنے والا طبقہ بھی قائم ہوتا چلا جائے جو نئے آنے والوں کو سنبھالے اور ان کے تمام حقوق ادا کرے اور ان کی ساری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو۔ یہی وہ ایک طریق ہے جس کے ذریعے سے ہم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مزید تیزی کے ساتھ بھی آگے بڑھ سکتے ہیں اور ہمیں پچھلے پچھلوں کی فکر نہیں رہے گی۔ کیونکہ پچھلوں کو سنبھالنے کا نظام بھی ہم جاری کر چکے ہوں گے۔ تو ان آیات میں سب سے پہلی توجہ نماز کی طرف ہوئی اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سے بہتر گُر غلبہ اسلام کو استقلال اور استقامت بخشنے کا اور کوئی نہیں۔

دوسری بات جو ان آیات کریمہ میں سمجھائی گئی ہے* "أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا" قرآن کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ دو اور قرآن الفجر بتاتا ہے کہ وہ دور جبکہ پو پھوٹ رہی ہو اور نیا دن چڑھ رہا ہو اس وقت قرآن کی تلاوت بہت ضروری ہے "قرآن الفجر" کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ صبح کے وقت تلاوت کی جائے اور بہت ہی پیاری چیز ہے جن گھروں میں صبح کی تلاوت کی عادت ہو اللہ کے فضل کے ساتھ اللہ تعالیٰ ان

کی فجر قرآن ہی کے ذریعے پھوٹتا ہے "قرآن الفجر" ان کے ایک نیا پیغام لے کر آتا ہے۔ لوگوں کی صبح تو سورج کے چڑھنے سے ہوتی ہے مگر ان کی صبح قرآن کا نور صبح ان کے گھروں میں پھوٹنے سے ہوتی ہے اور اس سے بہتر اور کونسی صبح ہو سکتی ہے۔

یہ جو مختلف اسلامی ممالک میں بعض دفعہ زبردستی نیک بنانے کی تحریکیں اٹھتی ہیں یہ قرآن کریم سے کلیتہً جہالت کے نتیجہ میں ہیں

مگر اس کے ساتھ ایک اور پیغام بھی ہے "قرآن الفجر" یہ وہی فجر ہے جس کا سورہ فجر میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ایک اندھیری رات سے پھوٹا ہے تو پھر "حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" سلام ہی سلام تھا "حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" یہاں تک کہ مطلع الفجر ہوا اور وہ مجسم سلامتی تھا تو فجر کا ایک معنیٰ ایک عظیم روحانی انقلاب ہے جو اندھیری راتوں کو روشنیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پس جس نسبت سے میں اس آیت کی تفسیر آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اس نسبت سے تقاضا یہ ہے کہ یہاں فجر کا ترجمہ نئے روحانی دور سے کیا جائے جب ایک نئی صبح ہونے والی ہے یا پھوٹ رہی ہو۔ اس روحانی انقلاب کے وقت قرآن کے کام تو "قرآن" کی تلاوت ہی ہے جو اس فجر کو حقیقت میں روشن بنائے گی اس لئے عبادت کے قیام کے بعد قرآن کریم کی تعلیم کی طرف ایک گہری توجہ کی ضرورت ہے۔

اس سلسلے میں کچھ مزید باتیں کہ ہم کس طرح ان مسائل کو حل کریں گے اور خدا تعالیٰ نے کون کون سے راستے ہمارے لئے کھولے ہیں انشاء اللہ میں الوداعی خطاب میں آپ سے کروں گا لیکن اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن الفجر کے بعد پھر فرمایا ہے "وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ" کہ عبادت کا قیام بھی کافی نہیں ہے جب تک اس میں نوافل کے اضافے نہ ہوں اور خصوصیت کے ساتھ رات کو محنت نہ کی جائے۔ پس قیام تہجد مشکل مسائل کا حل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تہجد کی نماز ہی وہ نماز ہے جس کی رسائی سات آسمانوں سے پرے تک لازماً ہوئی ہے اور دوسری نمازوں کی دعاؤں کا تہجد کی نماز کی دعاؤں سے رشتہ تو ہے مگر نسبت وہ کوئی نہیں ہے حیرت انگیز تبدیلیاں لانے کی طاقت تہجد کی دعائیں رکھتی ہیں۔ ورنہ روزمرہ پانچ نمازیں تو پڑھنے والے بے شمار ہیں وہ جو ان میں سے چند راتوں کو اُٹھتے ہیں یا چند ان میں سے جو راتوں کو اُٹھتے ہیں اور خدا کی خاطر جب دنیا ان کو نہیں دیکھ رہی ہوتی محض اپنے رب کی محبت کے اظہار کے لئے اندھیروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں ان کی دعائیں ایک غیر معمولی طاقت رکھتی ہیں اور ان کی دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عظیم الشان مقامات مومن کو عطا ہوتے ہیں۔

تو فرمایا "وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" اب نماز کتنی پیاری چیز ہے اور تلاوت قرآن بھی دیکھو کتنی اچھی چیز ہے مگر ان کے نتیجے کے طور پر مقام محمود کا وعدہ نہیں فرمایا۔ مقام محمود کا وعدہ فرمایا تو تہجد کے ساتھ فرمایا "فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ" یہ قرآن جو ہے جس کی صبح تلاوت کا ہم نے حکم دیا ہے۔ اسی قرآن ہی کے ذریعے رات کو تہجد پڑھا کر اور اسی کے ذریعے اندھیروں کا جہاد کر "نَافِلَةً لَّكَ" یہ فرض نہیں ہے۔ محض نفل ہے مگر اتنا بڑا اجر نفل کر فرمایا "عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

*: وہ اس سے اگلا قدم ہے

محمودا" ہرگز بعید نہیں بلکہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مقام محمود پہ فائز فرما دے۔

پورے اخلاص کے ساتھ تمام سوسائٹی کو نماز کے ذریعہ زندہ کرنے کا عزم لے کر اٹھنا ہوگا اور ہر نئے آنے والے کو نماز کا پیغام دینا ہوگا مگر پاک، نیک نصیحت کے ذریعہ، نیک نمونوں کے ذریعہ، تھوڑا تھوڑا سکھا کر پیار اور محبت سے

اب مقام محمود کی تعریف وہ فرما دی کہ جو کوئی کھڑا مقام نہیں ہے بلکہ مسلسل جاری و ساری مقام ہے۔ ایسا مقام ہے جو ہاتھ پکڑ کر ساتھ ساتھ آگے بڑھتا ہے اور قدم نہیں روکتا بلکہ قدم آگے بڑھانے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ پس یہ وہ مقام نہیں ہے جس کو میم کی پیش سے پڑھا جاتا ہے جو ایک معین جگہ کا نام ہے۔ عربی میں مقام بھی ایک لفظ ہے جو اکثر استعمال ہوا ہے یعنی قرآن کریم میں اکثر آیات میں لفظ مقام استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے ایک ٹھہری ہوئی جگہ، ایسی جگہ جہاں آپ اتر سکتے ہیں، جہاں آپ رات بسر کر سکتے ہیں یا کچھ دیر کے لئے بسیرا کر سکتے ہیں یا لمبے ڈیرے ڈال سکتے ہیں۔ ہر ایسی جگہ جو آپ کے ٹھہرنے کی جگہ ہو

صدق، قیام عبادت کے بغیر ممکن نہیں ہے پائے صدق عبادت پر ہے اور عبادت کے بغیر کسی کو پائے صدق نصیب نہیں ہو سکتا

یا جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہو اسے مقام کہا جاتا ہے۔ مگر یہاں اللہ تعالیٰ نے مُقام نہیں فرمایا "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا" دیکھو ممکن نہیں بلکہ عین ممکن ہے بلکہ لازم ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود تک پہنچا دے اس تہجد کے ذریعے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور مقام کسی ٹھہری ہوئی جگہ کا نام نہیں ہے۔ مقام خدا کے حضور ایک مرتبے کا نام ہے اور خدا کے حضور مومن کا مرتبہ کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتا بلکہ مسلسل بڑھتا ہے اور اس کے بغیر وہ مرتبہ ہے ہی نہیں جو مرتبہ بڑھنے والا نہ ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق" جب مقام محمود تجھے عطا ہوگا یا ہو رہا ہے اور ایسے مقام کے اندر تو سفر کر رہا ہے جہاں پہلے بھی مقام مل چکے ہیں لیکن آئندہ مسلسل ملتے رہیں گے۔ "عسیٰ ان یبعثک" کا یہ ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے تعلق میں لازم ہے بلکہ اس کے سوا کوئی ترجمہ ممکن نہیں ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ پہلے مقام محمود عطا نہیں ہوا تھا آئندہ خدا عطا کرے گا مراد یہ ہے کہ ممکن نہیں بلکہ یقینی ہے کہ خدا تجھے مقام محمود عطا کرتا چلا جائے۔ "یبعثک" کا معنی "کرتا چلا جائے" کریں تو پھر مضمون ٹھیک بیٹھتا ہے ورنہ اکھڑ جاتا ہے اور اگلی آیت اسی کی تائید فرما رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ دعا کر اے میرے رب "ادخلنی مدخل صدق" اے میرے رب مجھے داخل فرما اس مقام میں صدق کے ساتھ "واخرجنی مخرج صدق" اور اس سے نکال بھی صدق کے ساتھ۔ تو کیا مقام محمود سے نکلنے کی دعا سکھلائی گئی ہے؟ یہ سوچنے کی بات ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یہ دعا سکھائے کہ اے میرے رب مجھے مقام محمود عطا تو کر دینا مگر زیادہ دیر نہ ٹھہرانا وہاں میری اگلی دعا بھی سن لے مجھے جلدی سے اس مقام سے نکال کر باہر کر۔ ہرگز نہیں۔ یہ نہایت ہی جاہلانہ ترجمہ ہے۔ اس کا ایک ہی ترجمہ ممکن ہے کہ اے میرے خدا ایک مقام سے نکال کر دوسرے مقام میں داخل کرتا چلا جا، ایک مقام میں داخل فرما اور پھر میں دعا کروں گا کہ اے خدا یہ مقام میرے لئے چھوٹا ہو گیا ہے۔ اور قرب کے مقامات کا خواہاں ہوں اس مقام سے میری سیری نہیں ہو رہی بس مجھے اس سے نکال۔ مگر کہاں؟ ایک اور مقام محمود میں تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے اور اس سلسلے میں میرے لئے سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جا۔ کیونکہ بلند سے بلند تر مقامات کی طرف جانا خود انسان کی اپنی طاقت سے ممکن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ اس کو غیب کی طرف سے ایسے سلطان عطا ہوں اللہ کی طرف سے جو اس کی نصرت کی طاقت رکھتے ہوں۔

عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے

پس حقیقت میں جب میں نے آپ سے ذکر کیا کہ میں جب سے جلسہ سالانہ یو کے ہوا ہے اس مضمون پہ غور کر رہا ہوں اور فکر مند ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں۔ تو کل جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا جواب سمجھایا تو یہ جو آیت میں نے ابھی پڑھی ہے اور اس کے ساتھ سلطان نصیر کا جو ذکر ہے اس کے ذریعہ مجھے یہ مفہوم حقیقت میں روشن ہوا اور پھر توجہ اس طرف ہوئی کہ ان آیات کو اچھی طرح اکٹھا پڑھا جائے تو سارا مضمون کھل کر سامنے آجائے گا۔ یہاں سلطان نصیر کی طرف توجہ اس لئے میرے دل میں پیدا ہوئی کہ ہم بھی تو ایک مقام محمود سے ایک اور مقام محمود کی طرف سفر کر رہے ہیں لیکن یہ مقامات ٹھہرے ہوئے مقامات نہیں ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے جب ہماری دعائیں تھیں، التجائیں تھیں اور کچھ تعجب بھی ہوتا تھا کہ کتنی بڑی بات مانگ رہے ہیں۔ ہم خدا سے سال میں ایک لاکھ بیعتوں کی دعا کرتے تھے تو اس سے پہلے جو بیعتیں ہوتی تھیں وہ بھی تو اللہ کے فضل تھے، وہ بھی تو ایک قسم کے مقام محمود تھے مگر جب ایک لاکھ بیعت کا مقام آیا تو دل حمد سے بھر گیا اور خوشیوں سے لبریز ہو گیا کہ بہت بڑی منزل طے کی ہے ایک مقام محمود ایسا ملا ہے جس کی مدت سے تمنا رکھتے تھے۔ مگر بہت جلد وہ مقام پرانا ہو گیا۔ بہت جلد دل میں یہ احساس ہوا کہ جب تک دو نہ مانگیں ہماری تشنگی نہیں بجھے گی۔ پس اے خدا ہمیں اس مقام سے نکال دے، واپسی کی طرف نہیں بلکہ آگے کی طرف نکالنے کی دعا دل سے طبعی طور پر اٹھی ہے اور مسلسل اٹھتی رہی اور زیادہ شدت کے ساتھ اٹھتی رہی۔ "اخرجنی مخرج صدق" اے خدا جس طرح صدق کے ساتھ تو نے اس مقام محمود میں داخل فرمایا تھا اب اس مقام سے نکال لیکن ایک اور بڑے مقام کی طرف جو اس سے زیادہ شاندار اور زیادہ وسیع ہے۔ پس اللہ نے آپ کے دیکھتے دیکھتے ہمیں وہ دوسرا مقام محمود بھی عطا فرما دیا

اور جب وہ مقام آیا تو دل جیسے حمد سے بھر گئے۔ طبیعتوں کو ایک سکینت نصیب ہوئی کہ اب تو ہم دو لاکھ احمدیوں کی خوشخبری پا کر اپنے دلوں کو ٹھنڈا کر رہے ہیں مگر بہت جلد یہی سکینت ایک قسم کی بے چینی اور ایک نئی پیاس میں تبدیل ہو گئی۔ اور ہم نے یہ دعائیں مانگنی شروع کیں کہ اے خدا بہت مزہ آیا۔ بے حد تیرے احسان مند ہیں۔ شکروں کا تو حق ادا نہیں کر سکتے۔ مگر تو نے جو فطرت ہمیں بخشی ہے یہ پیاسی فطرت ہے۔ جب ایک نعمت کو پا لیتی ہے تو اس نعمت سے واقفیت کے نتیجے میں نعمت کا احساس بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے اور جتنا زیادہ نعمت سے واقفیت بڑھتی جائے وہ احساس اس کے وجود کا احساس، اس کے شکر کا احساس کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمیں اس مقام سے بھی نکال، ایک اور مقام محمود میں داخل فرما اور پھر چار لاکھ کی تمنا دل میں چلنے لگی اور لگتا تھا کہ بہت بڑی دعا ہے لیکن اللہ نے آپ کے دیکھتے دیکھتے اور میرے دیکھتے دیکھتے وہ چار لاکھ کی تمنا بھی دیکھیں کس شان سے پوری فرمائی اور ہمیشہ دگنے سے کچھ بڑھا کر دیا۔

ایک عجیب کیفیت تھی اس جلسے پر جب چار لاکھ بیعتیں ہو رہی تھیں۔ بہت سی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان آنکھوں سے بھی جو حاضرین کی، موجود لوگوں کی آنکھیں تھیں۔ اور ان آنکھوں سے بھی جو دور سے نظارہ کر رہی تھیں ٹیلی ویژن کے ذریعے۔ اور کثرت سے مجھے دور دراز کے ملکوں سے خط ملے کہ ہماری نظریں اپنے ہی آنسوؤں سے دھندلا جاتی تھیں۔ جو نظارہ ہمیں جان سے بھی زیادہ پیارا تھا خوشی کے آنسوؤں سے روتے روتے وہ نظارہ بسا اوقات نظروں سے غائب ہو جاتا تھا۔ ایک عجیب کیفیت تھی جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ تو بہت لطف آیا کئی دنوں، ہفتوں ہم انہیں کیفیات میں ڈوبے ہوئے انہی خوابوں میں بسے رہے۔ مگر پھر میں جانتا ہوں کہ جیسے میرے دل کی حالت تھی ویسے ہی آپ سب کی بھی ہو گی کہ اے خدا اب یہ خوشیاں دیکھ لیں ان کے مزے اڑا لئے مگر تو تو کہتا ہے کہ ہر مقام محمود کے بعد نکلنے کے رستے ہیں اور وہ نکلنے کے رستے اور مقامات محمود میں ہیں۔ پس ہمیں اس مقام میں سے بھی نکال لیکن صدق کے ساتھ نکال۔ جیسے پہلے صدق سے داخل فرمایا تھا اسی طرح صدق سے نکال اور ایک اور مقام محمود میں داخل فرما دے اور ہم پھر آئندہ سال بیعتوں کو دگنا ہوتا ہوا دیکھیں۔

> نیکی وہی ہے جو زندگی کا ساتھ دے، جو ہمیشہ کے لئے جزو بدن بن جائے، جو رگوں میں دوڑتی پھرتی رہے جیسے خون دوڑتا پھرتا ہے، جس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہ ہو۔

پس اموال جس کے ذکر سے میں نے بات چلائی ہے اللہ نے بے انتہا احسان فرمایا ہے۔ جو تصور میں بھی آ نہیں سکتی تھی کہ ہماری طاقت میں یہ ہو گی ہماری گناہ گار آنکھیں خدا کے ان احسانات کو دیکھیں گی۔ ہم سب نے دیکھا اور پھر آنکھوں نے تشکر اور حمد کے آنسوؤں کے دریا بہا دیئے کہ اے خدا کیسی تیری شان ہے ایک مقام محمود سے تو نے دوسرے مقام محمود میں داخل کرنے کے لئے ہمیں پہلے سے نکالا اور صدق کے ساتھ نکالا۔ لفظ صدق میں ہی اس بات کی چابی ہے کہ اگلا بھی مقام محمود ہی ہو گا حالانکہ دوبارہ مقام محمود کا ذکر نہیں فرمایا۔ مگر پہلے بھی داخل ہوتے وقت لفظ "صدق" رکھ دیا جس کا مطلب تھا کہ سچائی کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں، اچھی چیز ملے گی۔ سچائی کبھی اندھیروں میں داخل نہیں کیا کرتی۔ سچائی کبھی ظلمات کے گڑھے میں نہیں لے کر جاتی۔ پس صدق میں اس سارے مضمون کو سمجھنے کی چابی ہے۔ جب فرمایا "اخرجنی مخرج صدق" تو مطلب یہ تھا کہ جیسے صدق سے داخل فرمایا ویسے ہی صدق سے نکالنا اور یہ صدق اور بھی نیکیوں کے پھل ہمارے لئے لائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شمار ممکن نہیں۔ اس نے صدق کے ساتھ ہمیں اس مقام محمود سے نکال کر پھر آٹھ لاکھ سے اوپر کے مقام محمود میں داخل فرما دیا۔ اب بھی یہی تمنا ہے، اب بھی یہ دعائیں ہیں "رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا" تو ساری جماعت جو سلطان نصیر بن کر ان دعاؤں کو پورا کرنے میں مددگار بنی ہوئی ہے اپنی دعاؤں کو پورا کرنے میں میری مددگار بنی ہوئی ہے یہ وہ سلطان نصیر ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عطا ہو رہے ہیں۔ اور پھر مزید دلوں میں جب خدا غیب سے وحی کے ذریعے جماعت کی طرف ان کے دلوں کی توجہ پھیرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت کی محبت ان کے دلوں میں بھر دیتا ہے تو پھر اور بھی سلطان نصیر ہمیں عطا ہوتے ہیں۔ پھر بہت سے اور ذرائع ہیں سلطان نصیر عطا کرنے کے جن کا مشاہدہ عالمگیر جماعت کرتی آ رہی ہے اور انشاء اللہ کرتی چلی جائے گی۔ مگر لفظ صدق کا ایک تعلق ماقبل سے بھی ہے اور اسی تعلق نے میری توجہ ابتدائی آیات کی طرف پھیری۔ صدق قیام عبادت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پائے صدق عبادت پر ہے اور عبادت کے بغیر کسی کو پائے صدق نصیب نہیں ہو سکتا۔ پس بات گھوم کر پھر وہیں پہنچ جاتی ہے کہ اگر آپ نے ہر مقام محمود میں داخل ہونے کے بعد ہر مقام محمود سے ایک اور مقام محمود میں نکلنے کی دعا کرنی ہے تو یاد رکھیں اس دعا کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے، اس مضمون کی نوعیت کو گہرائی سے سمجھنا ہو گا، اس کا عرفان حاصل کرنا ہو گا ورنہ یہ بات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گی۔

> جو راتوں کو اٹھتے ہیں اور خدا کی خاطر جب دنیا ان کو نہیں دیکھ رہی ہوتی محض اپنے رب کی محبت کے اظہار کے لئے اندھیروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کی دعائیں ایک غیر معمولی طاقت رکھتی ہیں اور ان کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عظیم الشان مقامات مومن کو عطا ہوتے ہیں

پس ان باتوں کو سمجھتے ہوئے میں تمام عالمگیر جماعتوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے لئے بھی اور ہم سب کے لئے بھی یہی دعا کریں جو میں نے ابھی آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہے یعنی آغاز سے لے کر آخر تک اس دعا میں جب آپ کہتے ہیں صدق کے ساتھ داخل فرما تو اس بات کو شامل کر لیں کہ ایسے صدق کے ساتھ داخل فرما جو محمد رسول اللہ کو عطا فرمایا تھا۔ اس صدق میں قیام عبادت بھی تھا، اس صدق میں تلاوت قرآن کریم بھی تھی، اس صدق میں راتوں کو صبح میں تبدیل کرنے کی طاقت بھی موجود تھی۔ اس صدق میں راتوں کو اٹھ کر خدا کے حضور تہجد کرنے

کی توفیق بھی شامل تھی اور ایسے تہجد ادا کرنے کی توفیق شامل تھی جس کے بعد عرش سے لازمی طور پر یہ وعدہ اترنا ہے کہ تجھے تیرا خدا ضرور مقام محمود میں داخل فرمائے گا۔ اور جب داخل فرمائے گا تو پھر اس سے نکلنے کی دعا کرنا مگر صدق کے ساتھ۔ اور جب صدق سے اس سے نکلنے کی دعا کرو گے تو یاد رکھنا کہ سلطان نصیر کی دعا نہ بھولنا کیونکہ جتنی منزلیں بلند ہوتی چلی جائیں اتنے ہی خوف بھی لاحق ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اتنے ہی مزید طاقت اور غالب مددگاروں کی بھی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ اتنے ہی حسد بھی بڑھتے جاتے ہیں، دشمنیاں بھی پہلے سے بڑھ کر آپ کو ہلاک کرنے کی تمنائیں کرتی ہیں، آپ کو گزند پہنچانے کی راہوں میں بیٹھتی ہیں، دن رات کوشش کرتی ہیں کہ کسی طرح ان کے بڑھتے ہوئے قدم روک لیں۔ پس وہ منظر بھی اب ابھر کر سامنے آتا چلا جا رہا ہے، پہلے سے کئی گنا زیادہ مشتعل ہو کر جماعت کے دشمن منصوبے بنا رہے ہیں کہ کسی طرح آپ کی ترقی کی راہیں روک لیں اور آپ کی راہ میں ایسی کمین گاہوں میں بیٹھیں کہ آپ کو کچھ خبر نہ ہو اور وہ اچانک آپ پر حملہ آور ہوں۔ اور ان چیزوں کے منصوبے بنانے کی قطعی معین اطلاعیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہنچا دی ہیں۔ پس اس مضمون کا سلطان نصیر سے ایک اور تعلق بھی قائم ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دعا مانگو اللہ سے کہ جہاں دشمن طاقتور ہے اور دنیاوی طاقتوں کے بل بوتے پر، دنیاوی سلطانوں کے بل بوتے پر وہ خدا کے بندوں کو گزند پہنچانے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ اے خدا جب ہمیں مزید روحانی ترقیات عطا فرما تو ساتھ سلطان نصیر بھی عطا کرنا۔ کیونکہ ہم میں تو اپنی حفاظت کی طاقت نہیں ہے۔ ہم تو عاجز اور کمزور بندے ہیں۔ پس ان معنوں میں اگر آپ سلطان نصیر کی دعا بھی گہرائی کے ساتھ سوچ کر کرتے رہیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو کوئی فکر نہیں ہے۔ کسی غم کی ضرورت نہیں، کسی کھوئے ہوئے پر حزیں ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوگا۔ آپ کو قدم قدم پر، لمحہ لمحہ سلطان نصیر عطا کرتا چلا جائے گا۔ پھر آپ دندناتے ہوئے شاہراہ ترقی اسلام پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور ان دعاؤں کے ساتھ جب آپ آگے بڑھیں گے تو مجال نہیں کسی دشمن کی خواہ وہ ایک ادنیٰ انسان ہو یا دنیا کا طاقتور بادشاہ ہو کر آپ کی ترقی کی راہ روک سکے اور آپ کو گزند پہنچا سکے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو اور یہ گر جو اس نے ہمیں سکھایا ہے اسے سمجھنے اور مزید گہرائی سے اس کا عرفان حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین۔ اللھم آمین)

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

بقیہ صفحہ ۱۴ ...... فہرست مضامین مطبوعہ بدر جلد ۴۴ سنہ ۱۹۹۵ء

مضامین	مضمون نگار	شمارہ نمبر
توہین رسالت اور قرآن کی ہدایت	اداریہ	۱۱
فہرست تحریک وقف نو (بھارت) ۶-۷		۱۳ و ۱۴
مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی خصوصیات اور ہماری ذمہ داریاں		۱۵
خلافت حقہ اسلامیہ کے اہل کون ہیں	مکرم تنویر سید احمد صاحب پرچاکر درویش قادیان	۲۰
خلافت کی عظمت و اہمیت	" سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید	۲۰
مشترکہ سول کوڈ کی پکار اور حقیقت پسندانہ جائزہ ۱ تا ۲	اداریہ	۲۵ تا ۲۷
یوم آزادی اور ہماری ذمہ داریاں	مکرم مولوی سید طفیل احمد شہباز	۳۱
تربیت اولاد یا خدمت والدین ایک سلسلے کے دو پہلو	" حمید اللہ اعظانی صاحب	۳۷
حضرت مسیح موعودؑ کے تین جلیل القدر صحابہؓ کی میٹھی یادیں	مکرم چوہدری مبارک علی صاحب	۴۰
درود شریف کی برکات	" صدیقی اشرف علی "	۴۱
تحریک جدید کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں	" میر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل المال	۴۲

بقیہ صفحہ ۱۲ سے آگے

فرمایا!

"اصل مقصد تو انسان کا دین ہونا چاہیے اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ یہاں دین کی خاطر آتے ہیں ان کو کچھ دن ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ شاید کوئی مفید کلمہ ان کے کانوں میں پڑ جاوے۔ بعض لوگوں کی کوششیں اور تدبیریں محض دنیا کمانے کی خاطر ہوتی ہیں یہاں تک کہ بڑی بڑی پنشنیں پا لیتے ہیں لیکن پھر بھی بس نہیں کرتے۔ اندر ہی اندر اس جستجو میں لگے رہتے ہیں کہ اب کوئی خطاب ہی مل جائے"

(ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] صفحہ ۳۴۶)

یہ تجزیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت ہی باریک نظر کا تجزیہ ہے جیسے اس زمانے میں درست تھا آج بھی درست ہے اور بعض ایسے دوست میری نظر میں بھی آتے ہیں جو ساری عمر دنیا کمانے کے باوجود، اچھی پنشن پانے کے باوجود، فوراً نئے کام کی تلاش شروع کر دیتے ہیں یا کسی اور اعزاز کی تمنا میں وقت گزارتے ہیں جو دنیا کا اعزاز ہو۔ حالانکہ اصل اعزاز تو دین ہی کا اعزاز ہے، وہ اعزاز ہے جو آسمان سے اترتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ عزت نہ بخشے تو دنیا کی عزتوں کی کوئی بھی حیثیت اور قیمت نہیں رہتی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کمزوری کی طرف اشارہ فرمایا تھا وہ آج بھی ہمارے لئے ایک خطرے کا موجب ہے۔ لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل کے ساتھ اس کثرت سے اب ایسے پنشنر پیدا ہو چکے ہیں جو انتظار کرتے ہیں کہ کب پنشن ملے، کب اپنے کام سے فارغ ہوں تو خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ ایسے لوگ انگلستان میں بھی موجود ہیں اور دنیا میں ہر جگہ موجود ہی نہیں بلکہ جماعتی کاموں میں بھی اس وقت شامل ہو چکے ہیں۔ کچھ ہو چکے ہیں کچھ ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمنا کے باریک پہلو اور وہ چھوٹے چھوٹے گوشے جن کی طرف دنیا کی نگاہ نہیں تھی، اللہ کی نگاہ ان پر پڑی اور آج جو فیض ہم پا رہے ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تمناؤں کا ہی فیض ہے جو دین کی خاطر دل میں پیدا ہوتی تھیں اور اللہ کے پیار اور قبولیت کی نظر ان پر پڑا کرتی تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ اعلیٰ علیین میں ارفع مقام عطا فرماتا رہا ہے اور فرماتا رہے گا اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں میں آپ کا مرتبہ اسی طرح بڑھتا رہے گا جیسے آقا کا مرتبہ ہمیشہ رو بہ ترقی ہے اور ہمیشہ رو بہ ترقی رہے گا۔ لیکن جو بھی خدا کا نظام ہے اس روحانی نظام پر نظر کرتے ہوئے بسا اوقات ایسے موقعوں پر دل میں یہ آرزو پیدا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پاک روحوں کو اس دنیا کی خبریں بھی پہنچاتا رہے اور ہماری خوشیوں میں اگر ان کی خوشیاں روحانی، آسمانی خوشیاں مل جائیں تو ہماری خوشیوں کو آسمانی رفعتیں عطا ہو جائیں۔ اس سے زیادہ خوشی کا اور کیا مقام ہو سکتا ہے کہ ہم یہ محسوس کریں کہ جن باتوں پر آج ہم خوش ہو رہے ہیں ان پر ملاء اعلیٰ میں اللہ کا قرب پانے والی روحیں بھی خوش ہیں اور ہماری خوشیوں میں یہ ساری خوشیاں شامل ہیں۔ اگر ایسا ہو تو یہ خوشیاں جو زمین پر منائی جاتی ہیں یہ آسمانی خوشیاں بن جاتی ہیں۔ پس اس پہلو سے یہ تحریر پڑھتے ہوئے جو میرے جذبات تھے وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دئے۔ خدا کرے یہ وقف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور آگے بڑھتا رہے۔ (باقی)

درخواست دعا

عزیزم سید محمود احمد ابن مکرم سید فضل احمد صاحب۔ پٹنہ کے بڑے نو کریو I.T.C. میں GENERAL MANAGER تھے اب خدا کے فضل سے ترقی پا کر VICE PRESIDENT کے عہدہ پر فائز ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ ترقی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

مرزا وسیم احمد قادیان

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام عالمی مسائل میں تقویٰ کی برکت سے وہ نور پا چکی ہے جس نور کی روشنی میں تمام اندھیروں کے ازالے کئے جائیں گے۔

جماعت احمدیہ کو ہندوستان میں خصوصیت سے قیام امن کی کوشش کرنے کی نصیحت

قادیان کے اس بابرکت جلسے میں جو درحقیقت کل عالم کا جلسہ ہے ہماری آواز قادیان کی نمائندگی میں سب دنیا میں پھیل رہی ہے ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب قادیان کی زیارت کو جانے والوں کی تعداد لاکھوں سے ملینز تک پہنچ جائے گی۔

خطاب سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۴ء بر موقع جلسہ سالانہ قادیان بمقام مسجد فضل لندن، برطانیہ

(خطاب کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ آج پھر ہم قادیان کے جلسے میں شرکت کے لئے یہاں مسجد بیت الفضل لندن میں حاضر ہوئے ہیں اور اس شرکت میں دنیا بھر کی جماعتوں کی شرکت مختلف پہلوؤں سے شامل ہے۔ اوّل تو قادیان میں بھی مختلف ممالک سے وہ احباب جن کو خدا نے توفیق عطا فرمائی بڑے شوق کے ساتھ مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں اس پاک ماحول میں بیٹھ کر نیکی کی باتیں سننے کی غرض سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے اسی عالمی انتظام کے ذریعے جس کو ہم ایم ٹی اے کہتے ہیں یعنی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ آج بلا شبہ دنیا کے ہر براعظم میں ہر طرف اس جلسے کی آواز گونج رہی ہے اور بکثرت لوگ دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی بھی اور ان کے علاوہ غیر احمدی بھی یہاں تک کہ غیر مسلم بھی اس جلسے میں شمولیت فرما رہے ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جس کو بھی توفیق ہے جس کے پاس بھی ڈش انٹینا ہے وہ اس جلسے کے علاوہ ہر روز کی نشریات کو بھی جہاں تک توفیق پاتا ہے بڑے شوق سے سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ لیکن جب میں نے کہا "غیر احمدی دوست" تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بکثرت ہمیں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے غیر احمدی احباب کی فیکسز بھی ملتی ہیں، فون پر پیغام بھی ملتے ہیں اور خطوط بھی ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ایم ٹی اے سے تعلق دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض علاقوں سے باقاعدہ کیبل کمپنیوں کی طرف سے درخواستیں ملی ہیں کہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم آپ کا پروگرام اپنے ملک میں اپنی کیبل کے ذریعے سنا سکیں کیونکہ یہ پروگرام بہت مقبول ہو رہا ہے۔ پس اس پہلو سے اور یہ جو مثالیں ہیں کیبل کمپنیوں کی طرف سے ان میں عیسائی ملکوں کی مثالیں بھی ہیں صرف مسلمان ممالک کی نہیں۔

اس لحاظ سے ہم اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ عالمی ملت جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نام پر، آپ کے پیغام کے اردگرد، توحید باری کے قیام کی خاطر دنیا میں قائم کرنی ہے وہ ہم ہی نے کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے آثار اب ایسے ظاہر فرما دیئے ہیں کہ وہ بات جو امیدوں کی بات تھی اب حقیقت کی دنیا میں پوری ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ پس قادیان کے اس بابرکت جلسے میں جو درحقیقت کل عالم کا جلسہ ہے ہماری آواز قادیان کی نمائندگی میں سب دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور میں اللہ کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے کہ اللہ نے ہمیں اس دور میں پیدا فرمایا جس میں اولین اور آخرین بھی مل گئے اور تمام دنیا کی قومیں بھی ایک ہی جھنڈے کے تلے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے کے تلے ایسے اکٹھی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں اور سنائی دے رہی ہیں کہ سب دنیا کے لوگ امت واحدہ بن چکے ہیں یعنی سب دنیا کے لوگوں میں سے ایک بڑی نمائندگی ایسی ہے جو امت واحدہ بننے کی تیاری کر رہی ہے۔ ورنہ یہ تو درست نہیں کہ امت واحدہ بن چکے ہیں ابھی تو امت واحدہ کی راہ میں بہت سی مشکلات حائل ہیں، بہت سی انتشار پیدا کرنے کی کوششیں ہیں جو تمام دنیا میں رونما ہو رہی ہیں اور انسان کی اجتماعیت کو سب سے بڑا خطرہ خود انسان ہی کی طرف سے ہے۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں اور کامل یقین رکھتا ہوں کہ ہم باوجود اس کے کہ تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں اور ناطاقت ہیں اور دنیا کی نظر میں حقیر ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وہ وعدے جو خدا نے آپ کو عطا فرمائے تھے اور جو آپ نے پھر تمام دنیا کو عطا فرمائے وہ ضرور پورے ہوں گے اور ہم ہی کمزوروں اور دیوانوں اور غریبوں اور بے کسوں کے ہاتھ سے پورے ہوں گے اور انشاء اللہ جس رفتار سے ہم ان وعدوں کی قبولیت کی طرف ان وعدوں کے ایفاء کی طرف بڑھ رہے ہیں کوئی بعید نہیں کہ ہماری یہ نسل تمام دنیا میں ان وعدوں کا ایفاء بڑی شان اور شوکت کے ساتھ پورا ہوتا ہوا دیکھے۔ یہ آغاز کے آثار ہی ایسے ہیں جو دلوں پر ہیبت طاری کر رہے ہیں اور روحیں ایسی ہیں یعنی احمدی مخلصین کی بعض اطلاعوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اندر وہ روحیں موجود ہیں جو بسا اوقات خدا کے حضور احسانات کے نتیجے میں سجدہ ریز رہتی ہیں۔

قادیان کے اس جلسے سے متعلق جو تازہ رپورٹ ابھی موصول ہوئی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

اب خدا کے فضل سے قادیان کا رابطہ باہر کی دنیا کی ساتھ براہ راست ٹیلیفون کے ذریعہ مستقلاً ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے ہندوستان کی حکومت ازراہ شفقت قادیان کو ان دنوں کچھ سہولتیں مہیا کر دیا کرتی تھی مگر اب خدا کے فضل سے مستقلاً ایسے ٹیلی فون مہیا ہو چکے ہیں جن سے براہ راست باہر رابطہ ہو سکتا ہے۔ اور ان سے باہر کی دنیا کا براہ راست رابطہ ہو سکتا ہے۔ پس اس ڈائریکٹ ڈائلنگ سسٹم کے اوپر جو فیکس ہمیں ملی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ قادیان کا ۱۰۴ واں سالانہ جلسہ شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت جس تقریب میں ہم شامل ہوئے ہیں یہ ایک رسمی افتتاح کا اعلان ہے ورنہ جلسہ عملاً اس سے پہلے شروع ہو چکا ہے اور چونکہ ہندوستان میں دن یہاں سے تقریباً ساڑھے پانچ گھنٹے پہلے چڑھ جاتا ہے اس لیے وہاں اب وقت چار کے قریب ہوگا، چار سے بھی شاید چار منٹ اوپر ہو چکے ہوں گے تو شام کا وقت ہے اور یہ دوسرا آخری اجلاس ہے جس میں ہم سب شامل ہو رہے ہیں۔ تو ان کی اطلاع کے مطابق یو۔ کے۔ سب سے پہلے انہوں نے یو۔ کے۔ لکھا ہے اور پھر یونائیٹڈ اسٹیٹس پھر کینیڈا، جرمنی، فرانس، نیوزی لینڈ، ڈنمارک انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، ماریشس پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال اور بھوٹان۔ ان پندرہ بیرونی ممالک کے دو سو اکاون (۲۵۱) مہمان اس وقت تک تشریف لا چکے ہیں اور وہ جلسے میں شمولیت فرما رہے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں کہ اس کے علاوہ وہ ہندوستانی جو ہندوستان ہی کے باشندے ہیں مگر مختلف ممالک میں کسب معاش کی خاطر گئے ہوئے ہیں ان میں سے بھی ایک تعداد یہاں پہنچ چکی ہے جو اس تعداد میں شامل نہیں ہے اس کے علاوہ ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں سے بیرون قادیان سے اب تک دو ہزار چھ سو پچاس مہمانوں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے اور یہ رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔ اس جلسے پر خصوصیت کے ساتھ نو مبائعین کی ایک بڑی تعداد حاضر ہوئی ہے جو پہلے سب جلسوں سے نمایاں طور پر بڑھ کر ہے اور بڑے خلوص کے ساتھ ہندوستان کے مختلف کونوں سے گزشتہ سال کی جو تحریک تھی دعوت الی اللہ کی اس تحریک کا پھل ہیں، جو اپنی محبت اور قادیان حاضر ہو کر تربیت کی خاطر بڑی تکلیف اٹھا کر خرچ کر کے یہاں تشریف لائے ہیں اس کے علاوہ پنجاب کے ماحول میں جو کثرت سے جماعتیں بنی ہیں ان کی بھی وہاں نمائندگی ہے۔ کئی ایسے اجتماعی انتظامات ہیں جن کے ذریعہ وہ لوگ جوق در جوق قادیان حاضر ہو رہے ہیں۔ پہلے اجلاس میں جو مجموعی حاضری ہے وہ تین ہزار تک اس وقت تک کہتے ہیں ہو چکی تھی اور ابھی آمد جاری ہے۔ یعنی جو انہوں نے رجسٹریشن وغیرہ کا حساب دکھایا ہے اس حساب سے تو چار ہزار کے لگ بھگ ہو جانی چاہیئے تھی کیونکہ صرف قادیان سے باہر کے مہمانوں کی رجسٹریشن دو ہزار چھ سو پچاس اور بیرون ہند سے آنے والوں کی تعداد دو سو اکاون جس میں کچھ اور بھی شامل ہیں، یہ سب ملائے جائیں تو تین ہزار کے لگ بھگ تو یہی تعداد بن جاتی ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے گنتی میں ابھی کوئی کمی رہ گئی ہے ورنہ تعداد میں جب قادیان کے درویش بھی شامل کر لئے جائیں اور ہندو یا غیر از جماعت آنے والے دوست جو قادیان سے یا ماحول سے تعلق رکھتے ہیں تو یہ تعداد بڑھنی چاہیئے

پہلے اجلاس میں انگریزی، انڈونیشین، ملیالم، تامل، بنگلہ ان پانچ زبانوں میں تقاریر کے رواں ترجمے کا انتظام موجود ہے۔ آج ہمارے اس اجلاس میں جو یہاں سے شروع ہے اس میں بھی مختلف زبانوں کے علاوہ بنگلہ دیش کو بھی شامل کر لیا گیا ہے مگر روسی زبان کو اس دفعہ اس میں شامل نہیں کیا گیا کیونکہ ہمارے پاس ترجمے کا جتنا بھی انتظام تھا اس میں ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ پرانی زبانیں جو دیر سے ساتھ ساتھ رواں ترجمے میں شامل ہیں ان میں سے کسی ایک کو گرا کر بنگلہ دیش کو شامل کیا جائے۔ اور بنگلہ دیش کی ضرورت چونکہ بہت زیادہ اہم ہے اور خوش قسمتی سے اس وقت ایک دوست یہاں ایسے ہیں جو کچھ نہ کچھ ترجمہ کر سکیں گے اس لئے اس کچھ نہ کچھ پر ہی ہم راضی ہوتے ہوئے اس ترجمے کو شامل کر رہے ہیں۔ ان کی اردو اتنی اچھی نہیں ہے، بنگلہ دیش تو اچھی ہے، روانی سے بولنے والے صاحب علم ہیں لیکن اردو کی کمزوری کی وجہ سے بنگلہ ٹرانسلیشن کا انتظام پہلے نظر انداز کیا جاتا رہا۔ مگر آج اس خاص تقریب کی اہمیت کے پیش نظر یہی فیصلہ ہوا کہ ان کو بنگلہ ترجمے کا موقع دیا جائے۔

اب "بنگال" سے پھر وہی غلطی ہو جاتی ہے ایک لمبے عرصے تک اس لفظ سے آشنا رہنے کی وجہ سے اور زیادہ تر بنگال اس حیثیت سے جانے کی وجہ سے کہ اس زمانے میں وہ مشرقی پاکستان کہلاتا تھا بلا ارادہ منہ سے یہی لفظ نکلتا ہے مگر "بنگلہ دیش" کہنا چاہیئے ان کا ملک ہے ان کے جذبات کا پورا احترام ہم پر لازم ہے۔ اس لئے میری اس غلطی کو میرے بنگالی بھائی امید ہے نظر انداز فرمائیں گے۔ بنگلہ دیش میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعتوں میں نئی زندگی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں، نئی لہریں دوڑ رہی ہیں، ان کے پیش نظر لازم ہے کہ ہم ان کا خصوصیت سے خیال رکھیں لیکن اچھا ترجمہ کرنے والا انہوں نے ہی مہیا کرنا ہے اصل میں۔ وہ اس بات پر غور کریں کہ کون ایسا شخص ہے جسے وہ یہاں بھجوا سکتے ہوں اور یہاں سے جماعت اس بات کا جائزہ لے اگر انگلستان کی حکومت ہمیں اجازت دے تو اب وقت ہے کہ مستقلاً یہاں ایک بنگلہ ترجمہ کرنے والا موجود رکھیں۔ اس کے لئے بھی ضرورت ہے کہ اگرچہ وہاں ڈش انٹینا کا انتظام تو دن بدن زیادہ مہیا ہو رہا ہے یعنی انتظام ایسا ہے کہ ڈش انٹینا زیادہ مہیا ہو رہے ہیں مگر سننے والے کم ہیں۔ چوہدری حمید اللہ صاحب جب دورے پر وہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے مزاج کے مطابق محض باتوں پر اکتفا نہیں کی بلکہ گہرے غور کے ساتھ اعداد و شمار کے جائزے لئے۔ اور ان کی رپورٹ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ چونکہ اکثر وہ اردو نہیں سمجھتے یا انگریزی بھی نہیں سمجھتے بلکہ وہ زبانیں بھی نہیں سمجھتے جو مختلف چینلز میں یہاں سے براہ راست پیش کی جا رہی ہیں اس لئے وہ مجبور ہیں۔ اور چند ایک جو اردو یا انگریزی سمجھتے ہیں وہ تو حاضر ہو جاتے ہیں اور باقی بعض ایسے ہیں جو محض اخلاص میں اس وجہ سے شامل ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ان کو جزاء دے گا ورنہ براہ راست رابطے کے اعتبار سے یہ ابھی تک مؤثر نہیں ہے اور اس پہلو سے اب بہت ضرورت ہے کہ بنگلہ دیشی زبان میں بھی مسلسل ساتھ ساتھ رواں ترجمے ہوا کریں۔ بنگلہ دیش کے جو دوسرے معززین ہیں جو انگریزی جاننے والے لیکن احمدی نہیں اور ان کے ہاں ڈش انٹینا موجود ہیں ان کی طرف سے بھی پیغام مل رہے ہیں کہ وہ ہمارے پروگرام شوق سے سنتے ہیں۔ اور بعض بہت ہی اپنے ملک کے اعتبار سے صاحب حیثیت اور تعلیم یافتہ لوگ ایسے ہیں جن کی طرف سے بہت خوشنودی کا اظہار ہوا ہے۔ تو اس کے علاوہ ہیں جو اس پروگرام سے استفادہ کر رہے ہیں مگر عامۃ الناس بہرحال بنگلہ ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے اب تک محروم رہے ہیں اور ان کی طرف اب توجہ لازم ہے۔ وہاں خدا کے فضل سے بنگلہ ترجمے کا انتظام موجود ہے یعنی قادیان میں۔

وہ معززین ہندوستان کے جو قادیان سے ایک تعلق رکھتے ہیں اور جب بھی ضرورت پڑتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کے مسائل کو حل کرنے میں ان کے مددگار ثابت ہوتے ہیں ان میں نمایاں نام جناب آر ایل بھاٹیہ صاحب کا ہے جو منسٹر آف سٹیٹ فار فارن افیئرز ہیں یعنی وزارت امور خارجہ کے ہندوستان کے وزیر مملکت ہیں۔ بہت ہی تعلق رکھتے ہیں اور اس جذبہ خیر سگالی کے

اظہار کی خاطر کل خود قادیان حاضر ہوئے اور ان کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔ پس اس پہلو سے ہم سب پر لازم ہے کہ ان کی اس نیکی کے شکرگزار ہوں۔ وہ سعید فطرت لوگ جو دنیا میں مذاہب کے اختلافات کے باوجود انسانی قدروں کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ ہم جذبات تشکر کا اظہار کریں اور ان جذبات تشکر کے اظہار میں تصنع نہ ہوں بلکہ حقیقی معنوں میں دل سے متاثر ہوتے ہوئے ان جذبات کا اظہار کرنا چاہئے۔

ایک اور معزز بزرگ جو آج کے پہلے اجلاس کے آخر پر وہاں پہنچے ہیں ان کا نام بھی بیان کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ جناب بابا ٹھاکر سنگھ صاحب ہیں جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ قادیان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے اور اظہار خیر سگالی کے طور پر تشریف لائے ہیں پنجاب کے تمام معزز مذہبی رہنماؤں میں ان کو ایک غیر معمولی احترام کا مقام حاصل ہے اور یہ وہ بزرگ ہیں جن کا اثر تمام پنجاب کے سکھوں پر ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے سکھوں پر ہے۔ نیکی اور سکھ نقطہ نگاہ سے تقویٰ کے لحاظ سے ان کی بہت عزت سکھوں میں پائی جاتی ہے۔ اس ہنگامی سیاسی دور میں جبکہ مذہب اور سیاست کے ملانے جلانے سے بہت سی خرابیاں بھی پیدا ہوئیں اور بہت ہنگامے برپا ہوئے یہ وہ بزرگ ہستی ہیں جن کا ہر طرف سے اس وقت بھی احترام اسی طرح جاری رہا اور ان کے نیک اثر سے بہت سے سکھوں نے ہدایت کی راہ پائی۔ اس لحاظ سے ان کا نام خاص طور پر شکریہ کے لائق دوستوں کی فہرست میں اوپر ہے۔ اور ان کا تشریف لانا ہم سب کے لئے نہایت ہی عزت افزائی کا موجب ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کے ساتھیوں کو اس شمولیت کی جزا دے اور قادیان اور اس کے ماحول کے سکھوں کو اس جذبہ خیر سگالی کے اظہار کرنے کی توفیق بخشے کیونکہ اس رہنما کا اپنے مرکز سے اتنی دور آکر اس جلسے میں شرکت فرمانا کوئی معمولی بات نہیں ہے بہت کثرت سے دنیا بھر سے لوگ ان کی زیارت کے لئے اس مقدس مقام پر پہنچتے ہیں جہاں ان کا مرکز قائم ہے۔ اور ان کا قادیان آکر خود اس جلسے میں شمولیت فرمانا باقی سکھوں کے لئے ایک پیغام ہے کہ اس جماعت کے ساتھ اسی طرح محبت کا سلوک کرو اور عزت و احترام کا سلوک رکھو۔ ان کی یہ شمولیت بتا رہی ہے کہ ان کے نزدیک جماعت احمدیہ انسانی قدروں میں ایک بلند مقام رکھتی ہے اور یہ انسانی قدریں ہیں جن کی سب دنیا کو آج کل شدید ضرورت ہے اور ہندوستان کو خصوصیت کے ساتھ آج کل ان انسانی قدروں کو از سر نو قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے اور ہندوستان کی تمام قوموں کو اس نیک جدوجہد میں شامل ہونا چاہئے۔ پس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے جناب بابا ٹھاکر سنگھ صاحب اور ان کے ہمراہیوں کا جو ان کی وجہ سے ان کے ساتھ عقیدت سے حاضر ہوئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہ بھی ان سے نیک سلوک فرمائے اور ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

ایک قادیان کی طرف سے آخر پر یہ پیغام ہے کہ موسم ابر آلود ہے اور قادیان میں جب ایک دفعہ ان دنوں بارش شروع ہو جائے تو بڑی تیز اور موسلا دھار بارش ہوا کرتی ہے جو بعض دفعہ کئی دن تک جاری رہتی ہے اس لئے جلسے کے منتظمین ذرا خائف ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ جیسا بھی موسم ہو احمدیت کے ان پروانوں کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنے اور اس جلسے کے انتظامات کو منتشر کرنے کا موجب نہ بنے۔

جہاں تک انتظامات کو منتشر کرنے کا خطرہ ہے یہ محض ایک واہمہ ہے۔ ہم نے بہت موسم دیکھے ہیں ہر قسم کے طوفان سے گزرے ہیں۔ وہ ظاہری ہوں یا دوسرے معانی کے طوفان ہوں جماعت احمدیہ کو ان طوفانوں سے لڑنا آتا ہے اور خدا تعالیٰ نے کو ہمیشہ ہم ایسے موقعوں پر اپنی پشت پر کھڑا پاتے ہیں اور خدا کی رحمت کا سایہ ہمارے سر پر رہتا ہے۔ اس لئے جہاں تک انتظامات کے نعوذ باللہ درہم برہم ہونے کا تعلق ہے وہ تو نہیں ہو سکتے۔ ہاں کچھ تکلیف کی صورت ضرور پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان تکلیفوں سے بھی ان سب مہمانوں کو بچائے جو دور دور سے قادیان میں اس وقت اکٹھے ہیں اور اہل قادیان کو بھی اپنی ذمہ داریاں کم سے کم تکلیف کے ساتھ اور شفقت کے ساتھ اعلیٰ رنگ میں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

(اس موقعہ پر دوستوں کے نعرہ مارنے پر حضور نے فرمایا)

میرا خیال ہے کہ کافی نعرے مار لئے آپ سب نے، کچھ دوستوں کو اور جائز طور پر میں سمجھتا ہوں، بہت زیادہ نعروں کی وجہ سے کوفت ہوتی ہے اور آواز بعض دفعہ وہ سن بھی نہیں سکتے کہ کون سا فقرہ کہا گیا تھا یا نظم کا ایک خاص سرور پیدا ہو رہا ہوتا ہے تو اچانک نعرے اس میں اس طرح دخل انداز ہو جاتے ہیں جیسے کسی ایسی جھیل پر جس کی سطح پر سکون ہو اچانک روڑا پھینک دیا جائے، تو یہ روڑے محبت ہی کے سہی مگر روڑے سے روڑے ہی ہوتے ہیں۔ پھول کہہ کر ماریں ان کو لیکن بہرحال روڑا روڑا ہی ہے۔ تو اس لئے بیچ کے عرصے میں جب وقفے ہوں یا بعض دفعہ قادیان میں مجھے یاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بھی گرم قہوے کی ضرورت پیش آتی تھی، کیونکہ بچپن ہی سے آپ کے گلے کی یہ کیفیت تھی بعض دفعہ بے حد خراب ہوتا تھا لیکن جب بات شروع کرتے تھے تو کچھ عرصے کے بعد رواں ہو جاتا تھا پھر بھی بیچ میں کہیں نہ کہیں تھوڑی سی روک پیدا ہوتی تھی تو پھر آپ اپنے لب تر کرنے کے لئے اور خشک گلے کو کچھ آرام پہنچانے کی خاطر چائے کا ایک گھونٹ بھرا کرتے تھے۔ اس موقع پر دوستوں کو موقع ہاتھ آجاتا تھا وہ پھر نعرے لگاتے تھے اور جب وہ فارغ ہوتے تو اس کے بعد پھر خاموشی ہو جاتی تھی۔ کئی دفعہ زیادہ جوش پیدا ہو جاتا تھا تو حضرت مصلح موعودؓ ہاتھ اٹھا کر اشارہ فرماتے تھے تو سب اچانک خاموش ہو جاتے تھے۔ اور اس نظارے سے بھی بعض زائرین بے حد متاثر ہوتے تھے۔ حیران رہ جاتے تھے کہ ہم نے تو دنیا میں کہیں ایسی جماعت نہیں دیکھی جو اس طرح امام کے ایک اشارے پر اچانک اپنے سب جوشوں کو دبا کر پوری خاموشی اختیار کرے۔ تو یہ جماعت اب بھی وہی جماعت ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ نعرے لگائیں گے تو موقع اور محل کے مطابق لگائیں گے اور جب میرا مزاج نعروں کے مطابق نہیں پائیں گے تو خاموش ہو جائیں گے۔ پس اس شرط کے ساتھ خاص موقعوں پر چند نعروں کی اجازت ہے ورنہ اس نعروں کی عادت میں کچھ کمی کرنی چاہئیے۔

(اس موقع پر حضور نے قہوہ کی ضرورت محسوس کی اور فرمایا) میں قہوے کے گھونٹ بھرنے لگا ہوں نعرے بے شک نہ لگائیں پھر یہ مطلب نہیں کہ جب بھی گھونٹ بھرو نعرہ لازم ہے۔ جن صاحب کی طرف میں دیکھ رہا ہوں ان کو پیغام مل گیا ہے۔

سب سے پہلے جو جلسہ قادیان میں منعقد ہوا وہ ۱۸۹۱ء میں تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں اس عظیم جلسے کی بنیاد ڈالی اور پچھتر (۷۵) افراد کل شامل ہوئے تھے ۱۸۹۱ء میں۔ پھر یہ جلسہ بعض وقفوں کے ساتھ جاری رہا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک سو تینواں (۱۰۳)، ایک سو تیسرا کہتے ہیں یا تینواں کچھ سمجھ نہیں آرہی کیا کہیں، کیونکہ ایک سو کے بعد جو الفاظ ہیں ان کو سو کے ساتھ ملانا مشکل کام ہے کیونکہ سو تک تو "واں" آجاتا ہے بیچ میں "سواں جلسہ" تو اس کے بعد ایک سو تیسرا کہیں۔ شاید زیادہ مناسب ہو۔ تو ایک سو اور تیسرا جلسہ ہے جس میں آج ہم شامل ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کی اغراض بیان کرتے ہوئے

(باقی صفحہ ۹ پر)

مرتبہ: مکرم مولوی مظفر احمد خان صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

فہرست خطبات جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مطبوعہ بدر جلد نمبر ۴۴ ۱۹۹۵ء

تاریخ خطبہ جمعہ	خلاصہ مضمون	بدر شمارہ نمبر
۵ راگست ۹۴ء	اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنحضورؐ کی غلامی میں تمام عالم کو محمد رسول اللہؐ کے لئے فتح کرنے کے لئے کھڑا کر دیا ہے۔	۱
۱۸ رنومبر ″	غیبت سے کلیۃً اجتناب کریں۔ اس لئے اپنے محبت کے دائرے کو وسیع کریں۔	۳
۲۵ رنومبر ″	وقت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے اعمال سے ایک حسین معاشرہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔	۴
۲ ردسمبر ″	محمد رسول اللہؐ کے خلق پکڑ چلیں تو فتح آپ کے قدم چومنے گی۔	۵
۱۶ ردسمبر ″	جس علم میں بھی کوئی خاص بات دیکھیں جس میں دوسروں کو فائدہ ہو سکتا ہو اس کو عام کریں۔ اپنے تک نہ رکھیں	۸
۲۳ ر ″ ″	ایم ٹی۔ اے کے پروگرام انتہائی ضروری دینی تربیت کے پروگرام ہیں علمی تربیت کے پروگرام ہیں۔ ان پروگراموں کا ذوق اگر نہیں ہے تو پیدا کریں۔	۱۰
۳۰ ر ″ ″	جس قوم کا ہر قطرہ یعنی ہر ذرہ ہر جزو خدا کی عبادت سے سرشار ہو اس کی اجتماعی شان بلند ہو جاتی ہے اور اس کی دعاؤں کی قبولیت کا مرتبہ بہت اونچا ہو جاتا ہے۔	۱۱
۶ رجنوری ۹۵ء	اللہ تعالیٰ سے تقویٰ کی استطاعت مانگو۔ تقویٰ بڑھے گا تو مال خود بخود خدا کی راہ میں نکلیں گے وقف جدید کے ۳۸ویں سال کا آغاز	۱۲
۲۷ ر ″ ″	اللہ تعالیٰ نیکی میں زبردستی کرنے والوں کی بات قبول نہیں کرتا جو رعایتیں دیتا ہے انہی کو قبول کرنا اور ان پر عمل کرنا ہی حقیقی نیکی ہے۔	۱۳
۳ رفروری ۹۵ء	جھوٹ کے خلاف جہاد ایک بہت ہی بڑا اور بنیادی جہاد ہے۔ کل عالم میں جماعت احمدیہ کو اور ان کو جو داعی الی اللہ کے دعویدار ہیں خصوصیت سے جھوٹ کے خلاف پہلے اپنے نفس میں جہاد کرنا ہے۔	۱۴
۱۰ ر ″ ″	علم و حکمت کے اوپر بہت زور دینے کی ضرورت ہے ہر قسم کے علوم جو حکمت کے تابع بیان ہوئے ہیں ان کو جماعت میں ترویج دینے کی بہت ضرورت ہے۔	۱۵
۱۷ ر ″ ″	جب تک ہم توحید کا ایک منظر اس زمین پر پیش نہیں کرتے اس وقت تک حقیقت میں توحید کا غلبہ دنیا میں ہو نہیں سکتا۔	۱۶
۲۴ ر ″ ″	توسیع مساجد ایک ایسا کام ہے جو جماعت کی توسیع سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے پانچ ملین پاؤنڈ کی مالی تحریک	۱۷
۱۰ رمارچ ″	اسماء باری تعالیٰ پر غور کرکے اس سے فائدہ اٹھانا ایک لازوال مضمون ہے مگر ان احتیاطوں کے ساتھ جو قرآن نے اور آنحضرتؐ نے بیان فرمائی ہیں۔	۲۰
۱۷ ر ″ ″	قرآن جس خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تمام مسائل کا حل کرنے والا ہے۔	۲۲
۹ ردسمبر ۹۴ء	حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ نے قرضوں کی دیانت کی ادائیں سکھائی ہیں	۲۳
۱۴ راپریل ۹۵ء	آج تک افغان قوم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے خون کی قیمت ادا کر رہی ہے۔ دل کی گہرائی سے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ انتقام دیکھنے کی تمنا نہ کریں۔ اور بخشش کی تمنا کریں۔	۲۴
۲۱ راپریل ″	اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کا تعلق انسان کی بھلائی اور بہبود کے لئے بے حد ضروری ہے۔	۲۵
۳۱ رمارچ ″	اب ضرورت ہے کہ اس جماعت کے شوریٰ کے نظام کے چارٹر کو تمام ان زبانوں میں ترجمہ کرکے شائع کیا جائے جہاں جہاں مجلس شوریٰ قائم کی گئی ہے۔	۲۶
۲۸ راپریل ″	دنیا کی چالاکیوں سے عاری شخص جو متقی ہو اسکے کام میں ہمیشہ زیادہ برکت ہوتی ہے۔	۲۷
۵ رمئی ۹۵ء	جب خدا ایک نبی پر ظاہر ہوتا ہے اور الہام کے ذریعہ بہت سے غیب کے امور کو شہادت میں تبدیل فرما دیتا ہے تو اس کی ایک ایسی روشنی کا انتشار ہوتا ہے جو کل عالم پر فیض برساتی ہے۔	۲۸
۱۹ ر ″ ″	یہ مضمون جو صفات باری تعالیٰ کا ہے اسے حقیقت کی دنیا پر اتار کر اپنے روزمرہ کے تجارب میں داخل کرکے پھر ذکر الٰہی کریں تو یہ وہ ذکر الٰہی ہے جو ہر دوسری چیز سے بالا اور افضل ہے۔	۳۱
۱۲ ر ″ ″	صفات باری تعالیٰ پر غور کرنا اور کرتے رہنا ہمارے لئے انتہا ضروری ہے اور اس غور کے نتیجے میں در حقیقت ہم اپنی جنت بنا رہے ہوں گے۔	۳۳
۲۶ ر ″ ″	عالم الغیب خدا کا مطلب یہ ہے کہ اس کے غیب کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ ازل میں ایسا مقام نہیں ہے جہاں کے غیب کا اس کو علم نہ ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ازل سے ہے۔	۳۴
۲ رجون ۹۵ء	تمام نظام کائنات صفات باری تعالیٰ سے پھوٹتا ہے۔ کوئی بھی قانون قدرت ایسا نہیں پیش کیا جا سکتا جس کا کسی اسم الٰہی یا صفت الٰہی سے تعلق نہ ہو۔	۳۵
۹ ر ″ ″	اس پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی پیش کرتے وقت پہلے اپنی نیتوں کو درست اور پاک کریں اور جو سب سے اچھا ہے وہ پیش کریں۔	۳۶
۱۶ ر ″ ″	حق سے تعلق رکھے بغیر نہ اس دنیا میں کوئی کامیابی ہو سکتی ہے نہ اُس دنیا میں کامیابی ہو سکتی ہے لازماً ہمیں سچی جماعت کے طور پر ابھرنا ہوگا۔	۳۷
۲۳ ر ″ ″	دعوت الی اللہ کا راز اسی میں ہے کہ ہم زندہ تعلق حق سے جوڑ لو اور ایسا گہرا پیوند کرو کہ تم پر حملہ ...	۳۸

تاریخ خطبہ جمعہ	خلاصہ مضمون	شمارہ نمبر
۳۰ جون ۹۵ء	مقابلے کے وقت جھوٹ نہ بولنا اور جھوٹ کا سہارا نہ لینا۔ یہ دلائل میں قوت اور عظمت پیدا کرنے والی بات ہے۔	۴۰
۷ جولائی "	اگر حق خدا سے تعلق قائم کرنا ہے تو آپ کو حق بننا ہوگا اور حق بننے کے رستے میں جو مشکلات کھڑی ہیں ان کا مقابلہ کرنا ہوگا۔	۴۱
۱۴ " "	تبلیغ کے جس دور میں ہم داخل ہوئے ہیں یہاں خصوصیت سے صبر کی ضرورت ہے۔ اور صبر کے بغیر کوئی تبلیغ کامیاب ہو ہی نہیں سکتی۔	۴۲
۲۱ " "	آنے والے مہمان ہوں یا ان کے میزبان ہوں اگر وہ نماز قائم کرنے والے نہیں تو اسی حد تک خدا تعالیٰ کی مہمانی کے وعدے سے آپ خود کو محروم کرنے والے ہیں	۴۳
۲۸ " "	ہم اس زمانے میں داخل ہو چکے ہیں جب کہ دعوت الی اللہ بڑے زور اور شان اور طاقت کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔	۴۴
۴ اگست ۹۵ء	نماز کا صبر کے ساتھ ایک گہرا رشتہ ہے اور حقیقت میں نماز اسی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والا ہو۔	۴۵
۱۱ " "	مالی قربانی کا جماعت کو جو اعزاز بخشا گیا ہے۔ اس کی کوئی نظیر تمام عالم میں کہیں نہیں دکھائی دیتی	۴۶
۱۸ " "	جس تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے۔ اسی تیزی سے مالی تقاضے بھی بڑھ رہے ہیں۔	۴۷
۱ ستمبر ۹۵ء	جو مال خدا کے رستے سے روکا جائے وہ ہلاکت کا موجب بنتا ہے	۴۸
۸ " "	عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے	۴۹/۵۰

فہرست خلاصہ خطابات و خطبات جمعہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

تاریخ	خلاصہ مضمون	شمارہ نمبر
۲۶ دسمبر ۹۴ء	ہندوستانی احمدی ہندوستان میں قیام امن کی کوششیں کریں۔ (افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ قادیان)	۱
۲۸ " "	دعوت الی اللہ کے لئے جس محنت کی ضرورت ہے ابھی جماعت میں اس محنت کے درجے میں کچھ کمی ہے۔ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان)	۱
۱۳ جنوری ۹۵ء	آپ کی روحانی عمارت کی بقا اور استحکام اخلاق حسنہ پر مبنی ہے	۳
۲۵ فروری "	احمدی سائنس دانوں اور سائنس کے طالب علموں کو بیش قیمت نصائح۔ (درس القرآن)	۱۲
۱۱ اگست ۹۵ء	جماعت احمدیہ کے لازمی چندہ کی وصولی ستر کروڑ اٹھاون لاکھ اٹھائیس ہزار ہو چکی ہے	۳۳
۲۸ جولائی "	اگر آپ خدا کے نام پر اکٹھے ہو جائیں گے تو آپ وہ ہیں جو اس یونائیٹڈ نیشنز کو جنم دیں گے جو اللہ اور محمد ﷺ کی یونائیٹڈ نیشن ہوگی اور تمام کائنات	

تاریخ	خلاصہ مضمون	شمارہ نمبر
	پر چھا جائے گی۔ (خطاب جلسہ سالانہ یو۔کے)	۳۴
۲۹ جولائی "	ہم آگے بڑھنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں ۱۴۸ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے خدمت خلق اور تعلیمی و طبی خدمات کے علاوہ دعوت الی اللہ کی عالمی مہم کے شیریں ثمرات (خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ)	۳۵
۳۰ " "	احمدیت کے نغمات ملک ملک بستی بستی پھیل رہے ہیں معاندین احمدیت کے عبرت انگیز واقعات کا تذکرہ۔ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ)	۳۶ ۳۷ ۳۸
۳ نومبر ۹۵ء	تحریک جدید کے نئے مالی سال کا بابرکت اعلان	۴۷
۱۷ " "	جب تک اندرونی نور موجود نہ ہو آسمان سے اترنے والے نور سے نہ کوئی تعلق قائم کرسکتا ہے نہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے	۴۸
۲۶ دسمبر ۹۵ء	جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام عالمی مسائل میں تقویٰ کی برکت سے وہ نور پا چکی ہے جس نور کی روشنی میں تمام اندھیروں کے ازالے کئے جائیں گے۔	
	خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان	۴۹/۵۰

فہرست مضامین مطبوعہ بدر جلد نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۹۵ء

مضامین	مضمون نگار	شمارہ نمبر
اہل ہند کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی نصیحت	اداریہ	۳
رمضان المبارک اور جماعت احمدیہ	مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق	۳
شریعت اسلام میں مذہب اور سیاست کا باہمی تعلق	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	۴/۵
"وہ دل کا حلیم ہوگا" المصلح موعود ؓ	مکرم منصور احمد صاحب بی ٹی۔ لنڈن	۶
چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج	" مولوی حمید الدین شمس صاحب	۶
حضرت مصلح موعود کا سفر حج بیت اللہ	" ملک صلاح الدین صاحب ایم اے	۶
روزے کیوں رکھیں	" خورشید احمد پربھاکر صاحب	۶
مشاہدات مصلح موعود ؓ	" سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی	۶
رمضان المبارک اور اصلاح نفس	" مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی	۶
حضرت مصلح موعود ؓ اور وقف اولاد	" مولوی محمد نذیر صاحب مبشر	۶
رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی اہم عبادت اعتکاف	" مولوی رفیق احمد صاحب طارق	۶
جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا	" سید فضل لعم صاحب	۶
لیلۃ القدر کی شرعی حقیقت اور روحانی برکات	" بشیر احمد صاحب زاہد	۶
خلیفۃ اللہ حضرت مہدی پاک ؑ کا ایک اہم مکتوب اپنے ایک مرید کے نام	" (اداریہ)	۱۰

(باقی صفحہ ۹ پر)

تبلیغی و تربیتی مساعی

چک امیر چھ (کشمیر) میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم

۱۰؍ اگست کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد چک امیر چھ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم عبد الرشید خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نے کی کثیر تعداد میں انصار، خدام و اطفال نے شرکت کی عزیز ندیم مبارک کی تلاوت اور عزیز خالد محمود قریشی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ظہور احمد خان صاحب، مکرم عمران خان صاحب، مکرم خالد محمود صاحب قریشی اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلو بیان کئے۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم قائد صاحب نے خدام کو نصائح کیں۔ دوران اجلاس نظمیں پڑھی گئیں۔ واضح رہے بعد نماز مغرب ہر گلی کوچہ شہر اور گاؤں بالکل خاموش اور سنسان ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں بلند آواز سے اجلاس کرنا بہت مشکل امر ہے۔

(سید امداد علی معلم وقف جدید چک امیر چھ)

کلپنی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

۶؍۱۰؍۹۵ کو دار التبلیغ کلپنی میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم کے فی عبد الستار صاحب کی تلاوت، عزیزم ایم کے ظہیر احمد کی نظم کے بعد خاکسار، مکرم مولوی سی جی جمال الدین صاحب، مکرم عبد الکریم صاحب اور مکرم عبد الستار صاحب، مکرم ایم محمد قمیر صاحب کی تقاریر، صدارتی تقریر اور دعا کے بعد ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(سی محمد کویا صدر جماعت احمدیہ کلپنی)

لکھنؤ میں احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا قیام

جماعت احمدیہ لکھنؤ کو خلافت رابعہ کے اس بابرکت دور میں ایک شاندار مسجد اور ساتھ ہی تبلیغی مرکز کے قیام کی توفیق ملی۔ جس کا افتتاح ۹؍ ستمبر ۱۹۹۵ء کو نماز جمعہ کے ساتھ ہوا۔ نماز جمعہ خاکسار نے پڑھائی۔ اس جمعہ میں ماشاء اللہ غیر احمدی حضرات کی تعداد بھی اچھی خاصی تھی۔ اور اس تعداد میں ہر روز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حصول علم کی غرض سے احباب نے بچوں کو مرکز میں بھجوانا شروع کر دیا ہے۔ اس وقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد ۲۲ ہے۔ خوشی کے اس موقع پر بعد نماز جمعہ تمام افراد میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی مرکز کے ذریعہ بہتوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور لوگوں کے دلوں کو اس طرف پھیر دے۔

(محمد وسیم خان مبلغ سلسلہ لکھنؤ (یو پی))

کروائی (راجستھان) میں تربیتی جلسہ

۱۷؍۱۰؍۹۵ کو بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی جلسہ (راجستھان) بیاور۔ گاؤں کروائی میں زیر صدارت مکرم مولوی فرزان احمد خان صاحب نگران اعلیٰ راجستھان منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبد الجلیل صاحب نے تلاوت کی اور خاکسار سید مزمل احمد نے خرش الخافی سے نظم پڑھی۔ پھر بچوں کا علمی مقابلہ ہوا۔ بعدہٗ مکرم حسین صاحب کا ٹھات مکرم مولوی حافظ سعید صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر کے بعد بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ رات ایک بجے اجتماعی دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(سید مزمل احمد معلم وقف جدید بیرون راجستھان)

جڑچرلہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

یکم اکتوبر کو جڑچرلہ (آندھرا) میں جلسہ سیرۃ النبیؐ نہایت شاندار طریق پر منعقد کیا گیا مسجد سے تھوڑے فاصلہ پر ہائی وے روڈ سے ذرا اتر کر خوبصورت پنڈال کی شکل میں خدام نے وقار عمل کے ساتھ محنت و مشقت سے جاذب نظر جلسہ گاہ تیار کیا ٹیوب لائٹوں کے علاوہ پنڈال سے دور دور تک بھی لاؤڈ سپیکر نصب کئے گئے جلسہ میں شرکت کے لئے حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ چنتہ کنٹہ۔ وڈماں کے علاوہ دور دور کی جماعتوں سے بھی بکثرت احباب شامل ہوئے جلسہ کی صدارت کے فرائض محترم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش نے سر انجام دئے ۲ بجے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عمدہ آواز میں مکرم محمد منور احمد صاحب نے کی۔ مکرم میر فاروق احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ نے افتتاحیہ تقریر میں انعقاد جلسہ کی غرض و غایت و پس منظر بیان کیا بعدہٗ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ماہر فلکیات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر ایمان افروز تقریر کی۔

نماز مغرب کا وقت ہونے پر نماز باجماعت ادا کی گئی پھر اجلاس کی کارروائی جاری کرتے ہوئے مکرم عبد العزیز صاحب چنتہ کنٹہ نے آنحضرت صلعم کی مدح میں بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار ترنم سے سنائے بعدہٗ خاکسار نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مبلغ اعظم" کے عنوان پر تلگو زبان میں اور مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت" مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب نے "کلمہ طیبہ اور اس کی فضیلت" مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج آندھرا نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین" کے عنوانات پر تقریر کی۔ دوران جلسہ مکرم منصور احمد صاحب آف حیدر آباد مکرم میاں فراست احمد صاحب۔ مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے نظم پڑھی۔ آخر پر دعا ہوئی۔ رات گیارہ بجے اجلاس ختم ہوا۔ تمام مہمانوں نے کھانا تناول فرمایا بعض احباب رات کو اور بعض صبح واپس اپنے گھروں کو تشریف لے گئے۔

یاد رہے چند دن قبل سیرۃ النبیؐ کے نام پر جڑچرلہ میں غیر احمدیوں نے بھی ایک جلسہ منعقد کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت و معاندت میں تقاریر کی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور ہمارے جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

(حافظ سید رسول مبلغ سلسلہ مقیم حیدر آباد)

آل بنگال کامیاب کانفرنس ساڑھے چار ہزار افراد کا قبول احمدیت

۱۴؍۱۵؍ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کھون ڈرنگہ مقام پر آل بنگال اجتماعات انصار و خدام اور اطفال اور کامیاب کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بنگال کے بدھ مذہب، ہندو مذہب اور غیر احمدی اور احمدیوں نے شرکت فرمائی۔ ۱۶ عدد بڑے بڑے سپیکر لگائے گئے تھے جو دور دور تک احمدیت کی صداقت کی منادی کر رہے تھے۔ شری سوامی اندرا مہاراج صدر سری سری ماتری مندر جیما یا فی سوامی کملاش اندر مہاراج صدر رام کرشنا لوگ آشرم کولا پاٹا۔ ڈاکٹر جین بودھ مہا تھرو صدر بودھسٹ مشن کلکتہ۔ ڈاکٹر عثمان غنی صاحب صدر شعبہ اسلامک ہسٹری کلکتہ یونیورسٹی محترم سید محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ محترم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال آسام نیپال۔ محترم مولانا محمد ایوب ساجد صاحب نائب ناظم وقف جدید۔ محترم مولوی نور احمد صاحب اور خاکسار حمید الدین شمس نے اس موقعہ پر مسلمانوں اور غیر مسلموں کو مخاطب کیا۔ سامعین اس قدر امڈ آئے کہ جس قدر پنڈال کا انتظام کیا تھا ناکافی ثابت ہوا۔ پھر مسلم تنظیمیں سوامیوں کو دوڑ بھی کرتے

کے لئے آگئے اور ان سوامیوں نے اس علاقے کے لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا جب سوامی کملاشش اندر نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر تقریر کا آغاز کیا اور اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور بتایا کہ آپ کے ان علاقوں میں جماعت احمدیہ کے لوگ محبت سے لبریز دلوں سے آپ کو خدائے واحد کے پرستار بنانے کے لئے آئے لیکن جو لوگ ان کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

یہ کانفرنس جماعت احمدیہ بنگال کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے جب کہ اس مقام سے تین میل کی دوری پر دریا کے قریب ۵۰ علماء لوگوں کو اس عظیم اجتماع میں شامل ہونے والوں کو روک رہے تھے۔ لیکن عوام ان نفرتوں کی دیواروں کو توڑ کر اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔

اس کانفرنس کے بعد محترم امیر صاحب اور خاکسار اور ڈاکٹر رفیق الاسلام صاحب نے انہیں علاقوں کا دورہ کیا اور آٹھ صد افراد نے بیعت کر لی اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئے ٹارگیٹ میں ساڑھے چار ہزار افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور سینکڑوں افراد احمدیت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مورخہ ۸ر نومبر کو محترم منیر احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان مکرم مولانا عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ نیپال اور خاکسار نے پارک سرکس کی جامع مسجد میں پہنچ کر حافظ و قاری مولانا مستقیم صاحب سے تبادلہ خیال کیا۔

جلسہ تحریک جدید ۶ر نومبر کو منعقد ہوا جس میں محترم محمد مشرق علی صاحب، محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم سید محمود احمد صاحب، محترم ایاز احمد صاحب کٹیہی، محترم مولانا عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ نیپال اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ جب کہ محترم مظہر احمد صاحب بانی اور محترم مولانا مبشر احمد صاحب عامل نے نظمیں سنائیں حاضری بہت اچھی تھی۔

لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ اجلاس ہوا جس میں پردہ کی رعایت سے خاکسار نے درس قرآن دیا۔ جب کہ لجنات نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

۱۷ر نومبر ۱۹۹۵ء کے ڈیلی ٹیلی گراف میں یہ عجیب خبر شائع ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے فضا میں پہنچ چکے ہیں۔ جس کے جواب میں خاکسار نے پریس ریلیز اخبارات میں دیا کہ یہ سب عیسائیوں کی چالیں ہیں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے ایسے عیسائی پادریوں کو ایک ارب روپیہ دینے کا اعلان فرمایا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے زندہ لے آئیں اس تعلق سے محترم ظہیر احمد صاحب بانی اور مکرم سلیم احمد صاحب منّا نے خصوصی تعاون دیا اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔

(حمید الدین شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام)

لچھمی پوجا کے موقعہ پر بک سٹال

خاکسار نے مکرم رضوان احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید کے ہمراہ ماہ اکتوبر میں جماعت سرلو۔ پاراد یپ اور کلیجوریا پاڑہ کا دورہ کیا۔ ہر جماعت میں نماز فجر کے بعد درس دیا اور تبلیغی و تربیتی امور پر احمدی و غیر احمدی احباب سے گفتگو کی۔ اسی طرح مقامی جماعت میں لچھمی پوجا کے موقعہ پر ایک بک سٹال لگایا گیا جو کہ ۱۶/۱۰ تا ۱۹/۱۰/۹۵ جاری رہا۔ بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلموں سے ملاقات کر کے تبادلہ خیالات کرنے کے ساتھ ساتھ لٹریچر فروخت اور مفت تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچا۔

خاکسار کے ساتھ خدام بھی تبلیغ کے لئے جاتے ہیں اور مجلس سوال و جواب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنے فضل سے بار آور فرمائے۔

(شمس الحق خان معلم وقف جدید کیندرا پاڑا)

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی کا سالانہ اجتماع

۹ر اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کا گیارہواں اور ناصرات الاحمدیہ کا دسواں مقامی سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔

افتتاحی پروگرام کا آغاز دس بجے صبح خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا محترمہ زینب نسرین صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہ ناصرات کی بچیوں نے بہترین انداز میں ترانہ پڑھا۔ خاکسار اور مکرمہ شمع مبارک نگران ناصرات نے علی الترتیب لجنہ و ناصرات کا ترانہ پڑھا۔ جب کہ سیکرٹری ناصرات شبنم شگفتہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہٗ خاکسار نے حضور انور کے خطاب "احمدی خواتین کی عظیم الشان قربانیوں کی دلگداز داستان" فرمودہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۵ء پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترمہ زکیہ تسنیم سیکرٹری مال لجنہ اور شبنم شگفتہ سیکرٹری ناصرات نے سال رواں کی سالانہ رپورٹ کارگذاری لجنہ و ناصرات سنائی۔ پھر خاکسار نے حضور کے خطاب کی روشنی میں نصائح کیں۔ دعا کے بعد لجنہ و ناصرات کے مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔ بعد نماز ظہر و عصر دوسرے اجلاس کی کاروائی مکرمہ زکیہ تسنیم صاحبہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مقابلہ جات کے بعد مکرم مولوی آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ہارون رشید صاحب زعیم انصار اللہ نے نصائح کیں۔ آخری اجلاس کی صدارت محترمہ زینب نسرین صاحبہ نے کی ترانہ کے بعد خاکسار نے ورزشی و علمی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دئے۔

(زکیہ تسنیم صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی)

تبلیغی رپورٹ جماعت احمدیہ بتھ پریم

مورخہ ۸/۱۰/۹۵ کو خاکسار کی نگرانی میں یہاں سے آٹھ کلومیٹر دور واقع ایک مسلمان آباد گاؤں منڈینگرہ اور اوتائی پانچ خدام نے جاکر وہاں کے تیس گھروں میں جماعت کا تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔ اور مختلف تبلیغی موضوعات پر گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ڈیڑھ سو افراد کو تبلیغ حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

مورخہ ۱۵/۱۰/۹۵ کو مکرم پی پی حسن کویا صاحب صدر جماعت احمدیہ کے زیر اقتداء پانچ افراد پر مشتمل ایک وفد اوتائی میں جاکر تین گھنٹہ ایک جماعت اسلامی ممبر سے مختلف تبلیغی عنوان پر گفتگو کی۔ اور پندرہ گھروں میں جاکر تبلیغی کتب فروخت کیں۔ تقریباً ڈیڑھ سو افراد کو تبلیغ حق پہنچایا۔

۲۲/۱۰/۹۵ کو مکرم سی۔ بے بیران صاحب کے زیر اقتداء چار افراد یہاں سے بیس کلومیٹر دور واقع مسلمان آباد گاؤں کا دانور میں جاکر وہاں کے بازار میں بیٹھ کر مختلف تبلیغی عنوان پر گفتگو کی۔

اسی دن خاکسار اور سی کے منصور احمد نے منڈینگرہ اور اوتائی جاکر تقریباً پچیس ۲۵ گھر و دکان میں تبلیغی کتب فروخت کیں اور لٹریچر تقسیم کیا۔

۲۹/۱۰/۹۵ کو یہاں سے بیس۲۰ کلومیٹر دور واقع مسلمان آباد گاؤں کا دانور میں خاکسار اور تین خدام نے جاکر وہاں کے بازار اور بیس ۲۰ گھروں میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔ غیر احمدیوں کے سوالوں کے جواب دئے۔ تقریباً ایک صد افراد کو تبلیغ حق پہنچایا۔

اسی دن مکرم پی پی حسن کویا صاحب صدر جماعت کے زیر اقتداء تین خدام نے وتائی اور منڈینگرہ جاکر دو جگہ پر تبلیغی موضوع پر گفتگو کی اور دو گھروں میں جماعت کی معرکۃ الآراء کتب پڑھنے کے لئے دیں۔

(سی ایچ عبد الرحمٰن معلم وقف جدید بتھ پریم)

اٹاوا میں جلسہ

۲۰/۱۰/۹۵ کو گاؤں اٹاوا ضلع شاہجہانپور میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں کٹیا بیرا کے علاوہ بھی اور مضافات کے لوگوں نے شرکت کی خاکسار مولوی علاؤ الدین صاحب

مکرم خلیل احمد خان صاحب اور مکرم شریف احمد خان صاحب نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ پورے گاؤں میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا۔ تین گھنٹے سے زائد جلسہ کا پروگرام ہوا۔

اگلے روز خاکسار اور مکرم مولوی علاؤالدین صاحب ایک گاؤں بھوپورہ پور گئے وہاں پر پیغام حق پہنچایا۔

(عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ سلسلہ)

جالندھر دوردرشن پر قادیان کے اطفال کا دینی پروگرام

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کے پندرہ اطفال نے مورخہ ۲۷/۱۰/۹۵ کو جالندھر دوردرشن کیندر پر جاکر ترانہ، تلاوت اور بیت بازی وغیرہ پروگرام پیش کئے۔ جس میں سے ۱۱/۱۱ کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر ترانہ ۱۱/۱۱ کو دوپہر ۱۰-۳-۱۱ بجے تلاوت اور ۲۴ ستمبر ۹۵ کو شام میں بیت بازی نشر ہوئے۔

مجلس ہذا کو صحیح رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد احمد ناظم اطفال قادیان)

کروِلائی (کیرلہ) میں دارالمطالعہ کا افتتاح

جماعت احمدیہ کروِلائی کے زیر اہتمام تعمیر شدہ دارالمطالعہ کی عمارت کا افتتاح مورخہ ۱۷ نومبر بروز جمعۃ المبارک شام چار بجے عمل میں لایا گیا۔ خاکسار کی زیر صدارت مکرم سی ایچ صدیق صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ محترم اے پی کنجاموصاحب صوبائی امیر نے افتتاح فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حال ہی میں کیرلہ میں پینگاڈی۔ کالیکٹ۔ اور کوڈیتھور میں بھی دارالمطالعہ اور لائبریری کھولے گئے ہیں۔ اب خدا کے فضل سے کروِلائی میں بھی ایک دارالمطالعہ کا افتتاح کیا جارہا ہے۔ اس تقریب کے ساتھ ہی کروِلائی و مضافات میں ہوئے پنچایتی انتخاب میں منتخبہ ۹ ممبران کو جماعت کی طرف سے خوش آمدید اور استقبالیہ کی تقریب بھی منعقد ہوئی۔ محترم امیر صاحب نے پنچایتی ممبران کی ذمہ داریوں پر بھی موقع و محل کے مطابق روشنی ڈالی۔

مکرم ٹی کے محمود صاحب صوبائی سیکرٹری تعلیم نے استقبالیہ تقریر کی ان تقریروں کے جواب میں صدر پنچایت محترمہ جلیبیہ صاحبہ (مسلم لیگ) نیز دیگر ممبران اور مکرم پی پی حسن کویا صاحب (صوبائی سیکرٹری تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ) نے موقع و محل کے مطابق اس استقبالیہ تقریب کا شکریہ ادا کرنے اور اس شہر میں واحد دارالمطالعہ کے قیام پر خوشنودگی کا اظہار کرنے کے بعد ہر تنظیم کی طرف سے دارالمطالعہ کے لئے مختلف اخبارات و رسائل دینے کی پیشکش کی۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ کروِلائی میں پچھلے چار سال سے فضل عمر سکول کے نام سے ایک پرائمری سکول بہت کامیابی سے جاری ہے۔ جس میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم بچے بچیاں بھی پڑھتے ہیں۔ اب حال ہی میں اس سکول کے لئے تین ایکڑ زمین خریدی گئی ہے۔

اسی طرح خدا کے فضل و کرم سے کالیکٹ۔ کوڈالی اور پینگاڈی میں بھی پچھلے چار سالوں سے فضل عمر پرائمری سکولز بہت کامیابی سے جاری ہیں۔ اس کے معیار تعلیم کی وجہ سے احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم بچے بچیاں بھی کثیر تعداد میں زیر تعلیم ہیں۔ ان سکولوں کو ہائی سکولوں میں تبدیل کرنے کے لئے ہر سکول کے ساتھ کئی ایکڑ زمینات بھی احباب جماعت نے خرید کردی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری تمام سرگرمیوں کو قبول فرمائے اور خدمت خلق کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین (محمد شریف مبلغ انچارج کیرلہ)

کلکتہ دارالتبلیغ میں جلسہ تحریک جدید

۵ نومبر کو کلکتہ کی احمدیہ مسجد میں بعد نماز مغرب مکرم مقبول احمد صاحب سہگل سیکرٹری تحریک جدید کی جانب سے جلسہ تحریک جدید کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی و گرد و نواح کے احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔

جلسہ کی صدارت محترم سید محمود احمد صاحب صدر جماعت کلکتہ نے فرمائی محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل التبشیر و وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔

مکرم مولانا عبدالحنان صاحب نومبائع کی تلاوت اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم ایاز احمد صاحب بھٹی نے تحریک جدید کے آغاز پر روشنی ڈالی مکرم مولوی عطاء الرحمن صاحب خالد احمدیہ مشنری کاٹھمنڈو نیپال نے نیپال میں احمدیہ جماعت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ مکرم مولانا حمیدالدین صاحب شمس مبلغ انچارج آسام و بنگال نے تحریک جدید کے تعلق میں مالی قربانی کے موضوع پر پُر اثر انداز میں تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب نیپال و صوبائی امیر آسام و بنگال مکرم ماسٹر محمد مشرق علی صاحب نے بنگلہ زبان میں تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی مشنوں کے قیام پر روشنی ڈالی۔ اور مہمان خصوصی مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ نے ادائیگی چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی نیز سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ ۳ نومبر کی روشنی میں تحریک جدید بھارت کی مساعی کو سراہا۔ آخر پر صدر جلسہ نے سامعین و مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کرائی۔ (سید مبشر احمد عاجل مبلغ سلسلہ)

اعلان نکاح

عزیزہ عطیۃ النور سلمہا دختر محترم محمد محمود غوری صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزم احمد عبدالمالک فرزند محترم احمد عبدالباسط صاحب موسیٰ رام باغ بعوض مہر اکیس ہزار (۲۱۰۰۰/-) روپیہ پر محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد (آندھرا) نے ۱۰ اکتوبر ۹۵ء کو پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ لڑکی محترم محمد اسمٰعیل صاحب غوری مرحوم سابق امیر جماعت یادگیر کی نواسی اور لڑکا محترم قاری محمد عثمان صاحب مرحوم حیدرآباد کا پوتا ہے۔

(اعانت بدر /۱۰۰ روپے) (المبشر الدین احمد حیدرآبادی)

تصحیح

اخبار بدر مجریہ ۲ نومبر ۱۹۹۵ء صفحہ ۱۱ میں "پیارے آقا کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے والی خوش نصیب جماعتیں" کے زیر عنوان لازمی چندہ جات کی صد فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں سہو کتابت سے سال ۹۵-۱۹۹۴ء کی بجائے ۹۳-۱۹۹۲ء لکھوا گیا ہے۔

(۲): اسی طرح شمارہ مذکور میں صفحہ ۱۲ پر مکرم صبغت اللہ صاحب ناظم کیرنگ کی بجائے "ناظم کرناٹک" پڑھا جائے۔

(۳): اسی صفحہ کی پہلی لائن یوں پڑھی جائے۔

"کی ملونی بھی پائی جاتی ہے"

ادارہ بدر ان غلطیوں پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فرض ہے۔ مینیجر

فہرست نمازِ جنازہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے ۱۴؍۱۱؍۹۵ کو لندن میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم احسان احمد صاحب باجوہ اسلام آباد تقریباً ۹ سال سے جماعتی کاموں میں ہمہ تن مصروف تھے۔ انگلستان کے علاوہ دیگر یورپین ممالک میں بھی جماعتی مشن ہاؤسز اور مساجد کے تعمیراتی کام سر انجام دیئے ہیں۔ ہیمبرج اور فالج کے اچانک حملہ کی وجہ سے ۱۲؍۱۱؍۹۵ کو انتقال کر گئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ غائب

(۱) مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز صاحب مربی سلسلہ فیصل آباد۔ ۴۳ سال خدمت کی ہے۔
(۲) مکرم عبد الرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ ربوہ
(۳) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ ہمشیرہ عبد الرشید ارشد صاحب کراچی
(۴) " امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمٰن طاہر صاحب کراچی
(۵) مکرم مبارک احمد صاحب جرمنی
(۶) مکرمہ اللہ وسائی صاحبہ اہلیہ کریم بخش صاحب ڈیرہ غازی خاں۔
(۷) مکرم والد صاحب خلیل احمد چوہدری مربی سلسلہ سرگودھا
(۸) " مرزا اعظم بیگ صاحب کوئٹہ
(۹) " آغا عبد المجید صاحب ڈیرہ غازی خاں
(۱۰) مکرمہ والدہ محترمہ چوہدری محمود احمد صاحب کھاریاں
(۱۱) " رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ خدا بخش عابد صاحب لاہور
(۱۲) " نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر جاوید احمد صاحب میر پور خاص
(۱۳) مکرم سید محمد شفیق شاہ صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ

جنازہ حاضر بتاریخ ۱۷؍نومبر ۹۵ء

(۱) مکرمہ طاہرہ محمود لون صاحبہ اہلیہ سعید احمد صاحب لون صدر جماعت ویلتھم سٹو لندن۔

نماز جنازہ غائب بتاریخ ۱۷؍نومبر ۹۵ء

(۲) مکرمہ رحم نور صاحبہ والدہ ملک اشتیاق احمد صاحب محلہ حفاظت لندن دوالمیال چکوال۔ (۳) مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور۔
(۴) محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اسلام آباد۔
(۵) مکرم عبد الحمید اسلم صاحب ابن مکرم عبد السلام صاحب سابق باڈی گارڈ جرمنی
(۶) " والد صاحب ملک عارف محمود صاحب سانگلہ ہل۔
(۷) " ملک عبد الوحید صاحب سلیم سمن آباد لاہور۔
(۸) " الحسن عطاء صاحب گھانا۔
(۹) مکرمہ حسنہ اباعطا Madam Hassan Aba Atta گھانا۔
(۱۰) مکرم سید محمد شفیق شاہ صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ۔
(۱۱) " چوہدری عبد الکریم صاحب اوکاڑہ (۱۲) مکرم رفیع الدین صاحب ربوہ۔
(۱۳) " غلام حسین صاحب لون صدر جماعت ہلال پور سرگودھا۔
(۱۴) " سید محمد نور صاحب ربوہ (۱۵) مکرم محمد نسیم صاحب کراچی۔
(۱۶) " چوہدری نصر اللہ خان صاحب چٹھہ سیالکوٹ۔
(۱۷) " بشیر احمد صاحب قریشی برادر مصوفی بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم لاہور۔
(۱۸) " ملک ممتاز احمد صاحب امیر جماعت ضلع چکوال دوالمیال۔
(۱۹) مکرمہ امۃ اللطیف حبیبہ صاحبہ لاہور (۲۰) مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب سرگودھا۔
(۲۱) مکرمہ استانی صغریٰ فاطمہ صاحبہ ربوہ۔
(۲۲) مکرم چوہدری ناصر احمد پرویز صاحب اسلام آباد۔
(۲۳) " مبشر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ ربوہ۔
(۲۴) مکرمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ اہلیہ حفیظ الرحمان سنوری صاحب ربوہ
(۲۵) مکرم ٹھیکیدار عبد اللطیف صاحب لون۔ والد محترمہ امۃ الرشید صاحبہ صدر لجنہ یو۔کے۔ لنڈن

دُعائے مغفرت

افسوس جماعت احمدیہ کٹکنور کے مخلص اور فدائی دوست مکرم عبد العزیز صاحب گوری دیوی پیٹ کی اہلیہ محترمہ رحیم النساء صاحبہ گوری دیوی پیٹھ کھمم علاقہ آندھرا اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ نیک فطرت۔ رقیق القلب ہر دل عزیز اور جماعت کے کاموں میں حصہ لینے والی۔ جماعت کے مبلغین کرام کی عزت و احترام سے مہمان نوازی کرنے میں بے حد دلچسپی رکھتی تھیں۔ مرحومہ کے تمام رشتہ دار شدید مخالف ہیں۔ اس کے باوجود وہ بڑی صابر اور حوصلہ رکھنے والی تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد السلام مبلغ سلسلہ کٹکنور سرکل کھمم۔ آندھرا)

(۲) :۔ افسوس کہ خاکسار کے خسر مکرم عبد السلام صاحب گنائی آف رشی نگر ۲؍دسمبر ۱۹۹۵ء گیارہ بجے رات بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ مرحوم بہت ہی خلیق انسان تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور مرکز سلسلہ کے نمائندگان اور بزرگان کی بہت عزت کرتے تھے۔ امسال بھی سردیاں گذارنے کے لئے قادیان آنے کا پروگرام تھا۔ مرحوم کے بیٹے مکرم عبد الکریم صاحب گنائی اور خاکسار ان کا تابوت قادیان لائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبد السلام لون سابق صدر جماعت احمدیہ رشی نگر)

درخواست دعا

مکرم محمد الیاس صاحب احمدی حیدر آباد کچھ عرصہ سے مختلف عوارض سے دوچار ہیں قبل ازیں دو بار ہارٹ اٹیک بھی ہو چکا ہے۔ موصوف کی صحت و تندرستی اور مقبول خدمت کی توفیق پانے والی لمبی عمر کے لئے درخواست دعا ہے (ادارہ)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ شکیلہ اہلیہ مکرم عبد الرؤف خان صاحب آف کوئٹہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴؍اکتوبر ۱۹۹۵ء کو لڑکا عطا کیا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت لڑکے کا نام "اعجاز احمد" تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچہ وقفِ نو کوئٹہ کی جماعت میں شامل ہے۔ دونوں کی صحت و سلامتی کے لئے احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

٭۔ نیز میری بیٹی سیدہ نسرین فاطمہ اہلیہ سید سرفراز شیلی صاحب کاچیگوڑہ (حیدر آباد) کے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں بڑے آپریشن سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان سب کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰ روپے)

(محمد ابراہیم خان قادیان)

☆۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دو لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کا نواسہ ہے۔

بچہ کے صالح خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰ روپے)

(شیخ عبد الکریم کیرنگ)

افسوس محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ وفات پا گئے

قادیان ۱۰ دسمبر محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ بیت المال آمد نزیل کلکتہ نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ محترم مولانا حمید الدین صاحب مبلغ انچارج بنگال و آسام حرکت قلب بند ہو جانے سے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے ۹ تاریخ کو سینہ میں کچھ گھٹن محسوس کی جس کا ہومیوپیتھی دوائی لینے سے افاقہ ہو گیا۔ ۱۰ تاریخ کو صبح ۱۰-۸ بجے آپ نے ایک سفر پر خود ڈرائیو کر کے جیپ میں کلکتہ اسٹیشن سے حیدرآباد کی گاڑی پر روانہ کیا دوپہر کے وقت تکلیف محسوس ہونے پر ایک M.B.B.S ڈاکٹر کو بلا کر معائنہ کرایا گیا ڈاکٹر نے ادویہ تجویز کیں جو فوراً استعمال کرائی گئیں کچھ دیر میں طبیعت زیادہ بگڑ گئی جس پر فوری ہسپتال پہنچایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور تین بجے کے قریب آپ کی وفات ہو گئی۔ ۱۱ دسمبر کو ڈیڑھ بجے مشن ہاؤس میں محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کلکتہ کے تمام احباب جماعت شریک ہوئے اور ہر رنگ میں تعاون کیا اسی روز شام ۱۵-۵ پر آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچگان اور ہمشیرہ صاحبہ مع مکرم مولوی جاوید اقبال اختر صاحب بذریعہ فلائٹ کلکتہ سے آپ کا تابوت لے کر دہلی پہنچے اور وہاں سے رات ہی کو بذریعہ VAN روانہ ہو کر اگلے روز ۱۲-۱۲-۹۵ ۳۰-۱۰ بجے صبح قادیان پہنچ گئے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وفات کے معاً بعد بذریعہ فون اطلاع کرنے پر حضور انور نے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو مرحوم کے ورثاء سے تعزیت کرنے کی ہدایت فرمائی۔

مرحوم ۱۹۴۷ء میں قادیان میں پیدا ہوئے تعلیم الاسلام سکول سے مڈل اور خالصہ سکول سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی بعدہ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ۱۹۷۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل پاس کیا ازاں بعد کشمیر اور پونچھ اور پھر حیدرآباد میں بطور مرکزی مبلغ تبلیغی و تربیتی فرائض سر انجام دیئے اور آندھرا پردیش کے مبلغ انچارج مقرر ہوئے۔ پھر حضور کی منظوری سے تین سال قبل بنگال و آسام کے مبلغ انچارج مقرر ہوئے

آپ کا دائرہ تبلیغ بہت وسیع تھا موقعہ محل کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے حکمت عملی سے کام لیتے آپ جفاکش نڈر اور وسیع معلومات رکھنے والے جید عالم و مناظر، نہایت خوش بیان اور بلند آواز مقرر تھے ہر سال جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے جسے سامعین بہت پسند کرتے پنجابی زبان میں تقریر سے غیر مسلم بالخصوص سکھ حضرات بہت متاثر ہوتے تھے۔ آپ نے متعدد کتابچے بھی تصنیف کئے ہزاروں ہینڈ بلز اور اشتہارات کے ذریعہ مخالفین کا فوری اور بروقت تسلی بخش جواب دیتے۔ کلکتہ سے ماہانہ مکتوب احمدیہ جاری کیا اور اس کے ایڈیٹر بھی تھے۔ ہر وقت مسکراہٹ چہرے پر دوڑتی طبیعت میں مزاح بہت اچھا، اس کے ساتھ کھیلوں میں بھی بہت دلچسپی تھی حیدرآباد و کلکتہ کی مختلف غیر مسلم تنظیموں کی طرف سے قومی یکجہتی ایوارڈ بھی دیئے گئے۔ اسی طرح گوردواروں میں تقریر کرنے پر اعزازی سروپے بھی ملے۔ لندن جا کر بھی گوردواروں میں تقریریں کیں جس پر آپ کو وہاں بھی سروپا دیا گیا۔ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے موقعہ پر آپ ضرور تشریف لاتے اور اپنے ہمراہ بہت سے احمدی و غیر احمدی احباب کو لاتے مجالس کی طرف سے بھی آپ کے نمایاں تعاون پر انعامات دیئے گئے۔ ۱۹۹۴ء کے اجتماع کے موقعہ پر آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے خصوصی طور پر بلایا گیا تھا۔

الغرض بے لوث خدمت کرنے والے مخلص و فدائی مبلغ کی حیثیت سے ۲۵ سال اہم تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم ہر چھوٹے بڑے سے نہایت ادب و شفقت سے پیش آنے والے جاذب نظر ہر دل عزیز وجود تھے۔ وفات کی اطلاع پا کر بھاری تعداد میں غیر مسلم بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے ۱۲ دسمبر کو بعد نماز عصر ساڑھے چار بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ نے آپ کی نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی اور تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ چھوٹے چھوٹے تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب ہی زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر اور متکفل ہو یہ سانحہ آپ کے بھائی بہنوں اور ضعیف العمر والد محترم مستری محمد دین صاحب درویش اور والدہ محترمہ کے لئے نہایت عظیم صدمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام عزیز و اقرباء و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مساعی جمیلہ کو قبول فرماتے ہوئے مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔

طالب دعا: محبوب عالم ابن حافظ عبد المنان صاحب مرحوم
M/s NISHA LEATHER
SPECIALIST IN -LEATHER BELTS, LEATHER
LADIES AND GENTS BAG, JACKETS WALLETS (ETC)
19 A, JAWAHAR LAL NAHRU ROAD
CALCUTTA-700081

Star Phone- 543105
CHAPPALS
WHOLLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP BLOCK NO 7, FAHIMABAD COLONY
KANPUR-1 PIN- 208001

C.K.ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

PHONE-26-3287
PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072

(بقیہ اداریہ صفحہ ۳)

ہارشی شوبہت لعل ایم اے اپنی کتاب "جین دھرم" میں لکھتے ہیں کہ چونکہ جینی ویدوں کی مذمت کرتے تھے انہیں ہندو ناستک کہتے تھے اور پھر اس حد تک ان کی مخالفت کی گئی کہ سب نے متفقہ فیصلہ دیا کہ ان کو کھولتے ہوئے تیل کے کڑاہوں میں ڈال کر جلادو ان کی تمام کتابیں چھین کر دریا میں غرق کردو۔ ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک اس فیصلہ کے نتیجے میں مہرشی لکھتے ہیں :۔

"بے تمیزی کا آتشکدہ مشتعل ہوگیا یہ سُنا کرتے تھے کہ اکثر لوگ دشمنوں کو زندہ در گور کردیا کرتے تھے یہاں نئی سوجھ یہ سوجھی کہ معصوم، انسان ہمدرد، تمام موجودات کی محبت کا دم بھرنے والے یہ انسان زندہ در آتش کر کے خشک ایندھن کی طرح سوخت کردئے گئے یہ بھی کوئی دھرم ہے کیا یہ ایشور کا آئین ہے کیا یہ انسانیت ہے؟

جہاں تک بودھوں کے قتل عام کا تعلق ہے تو اس بارہ میں سوامی دیانند جی کے شاگرد پنڈت بھیم سین جی اٹاوی نے اپنے ماہوار رسالہ "براہمن سروسو" جلد ۱۶ عدا صفحہ ۱۴۱ میں جو بحوالہ شنکر وگ وجے لکھا ہے ملاحظہ فرمائیے :۔

" جب آریوں اور بودھوں و جینیوں کے درمیان مباحثہ ہوا تو اس وقت مشہور راجہ سدھنوا کے تمام شکوک رفع ہو گئے اور وہ ویدک دھرمی بن گیا اس کے بعد اس نے اپنے ملازموں کو مخالفین وید کے مارنے کا تاکیدی حکم دیا۔" (بحوالہ اچھوت اُدھار کی حقیقت)

سوامی دیانند جی نے بھی "ستیارتھ پرکاش کے" صفحہ ۳۶۵ پر لکھا ہے کہ، "اب جتنے بت جینیوں کے نکلے ہیں وہ شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹوٹے تھے اور جو بغیر ٹوٹے نکلتے ہیں وہ جینیوں نے خود زمین میں گاڑ دئے تھے کہ توڑے نہ جائیں۔"

اسی طرح آریوں نے سندھ میں بودھوں کی حکومت پر بھی غاصبانہ قبضہ کیا تھا جس کا ذکر بھائی پرمانند جی نے اپنی کتاب "تاریخ راجستھان" کے صفحہ ۱۲۹ پر کیا ہے اور آج تک گیا میں بودھ مندر کو متنازعہ قرار دے کر ہندو اس کو اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہیں چنانچہ رسالہ "INDIA TO DAY" ۳۰ر نومبر ۱۹۹۵ء کی خبر کے مطابق بودھ لوگ گیا کے بدھ مندر کے لئے حکومت ہند کے سامنے التجا کر رہے ہیں کہ کسی طرح ہندوؤں کے قبضہ سے اس کو رہائی دلائی جائے لیکن یہاں بڑی مصیبت یہ ہے کہ ووٹوں کی اس سیاست میں بالعموم انہی کی شنوائی ہوتی ہے جو اکثریت میں ہوں۔

گاندھی جی نے قرآن مجید کا مطالعہ کیا تھا یا نہیں یہ تو ہم نہیں جانتے لیکن یہ ضرور جانتے ہیں کہ کوئی بھی انصاف پسند اگر ظلم سے بھری مذکورہ تعلیم و تاریخ کا مطالعہ کرے گا تو وہ اظہار افسوس کئے بنا نہیں رہ سکتا جیسا کہ ہندوستانی آئین کے بانی ڈاکٹر امبیدکر نے جو ہندو قوم کی "نیچی ذات" سے تعلق رکھتے تھے جب عدم مساوات و ظلم و ستم سے بھرپور ان تعلیمات سے آگاہی حاصل کی جن کے تحت ان کی "نیچی ذات" کے دیگر بھائیوں کو گاؤں کے کنوؤں سے پانی لینے یا پانی پینے کے بعد بھی "اونچی ذات" والے کنوؤں میں گنگا جل ڈال کر اور دھوکر اُسے پوتر کرتے تھے انہیں اپنے ہوٹلوں اور تنوروں پر روٹی کھانے نہیں دیتے اور طرح طرح سے غیر انسانی سلوک ان سے روا رکھتے تھے تب انہوں نے ۱۹۳۱ء میں نیچی ذات کے ہندوؤں کے حقوق کے لئے جد وجہد شروع کی لیکن گاندھی جی نے اس جد وجہد کے خلاف مرن برت رکھ دیا جس سے مرعوب ہوکر اور اس خیال سے کہ اگر مرن برت کے باعث گاندھی جی کی وفات ہوگئی تو تمام تر الزام نیچی ذات کے ہندوؤں پر لگے گا اور بعید نہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں رہائش پذیر ان غربا پر ظلم و تشدد کیا جائے اس بناء پر ڈاکٹر امبیدکر نے اس تحریک کو واپس لے لیا لیکن ہائے افسوس کہ جس مصیبت سے بچنے کے لئے انہوں نے مصلحت وقتی کے تحت اس وقت اس تحریک کو واپس لے لیا تھا وہ بدقسمتی آزادی کے بعد بھی جاری ہے۔ اور آئے دن نیچی ذات کے غرباء پر تشدد اور ان کی جھونپڑیوں کو جلا ڈالنے تک کا سلسلہ جاری ہے۔

قرآن مجید پر ظلم کا جھوٹا الزام لگانے سے پہلے اگر یہ مضمون نگار یا اس جیسے کئی اور متعصبین کہیں اپنے مذہب کی مقدس کتب کو دیکھ لیا کریں۔ تو وہ ہرگز قرآن مجید پر زبان درازی نہ کریں۔ قرآن مجید تو ایسی کتاب ہے جس نے مساوات و رواداری کا ایسا بے نظیر سبق دیا ہے جس کے مدّاح دیگر مذاہب کے انصاف پسند بھی ہیں۔ قرآن مجید کا فرمان ہے۔ (ترجمہ)

"اے لوگو! (خواہ وہ مسلمان ہوں، براہمن ہوں یا شودر) ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو قبیلوں اور ذاتوں میں صرف اس لئے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اس لئے نہیں کہ ذات، نسل ایک دوسرے پر فخر اور بڑائی کے اظہار کا ذریعہ ہیں فرمایا تم میں سے بڑا وہی ہے جو متقی ہے یعنی نیکیاں بجالاتا ہے اور برائیوں سے بچتا ہے۔ (الحجرات: ۱۴)

اس قدر عرض کرنے کے بعد انشاء اللہ آئندہ ہم مضمون نگار کے دوسرے اعتراض کی طرف توجہ کریں گے جس میں اس نے بلا تحقیق قرآن مجید کی اعلیٰ و ارفع شان پر تبرّ الزام رکھتے ہوئے لکھا ہے کہ

" قرآن سب دُنیا کو مسلمان بننے کا حکم دیتا ہے اور جب تک کافر مسلمان نہ ہوں اُن سے لڑنے کی تعلیم ہے۔"

(باقی)

(منیر احمد خادم)

درخواستہائے دُعا

۱۔ محترمہ اکبری اسمٰعیل صاحبہ آف لندن کامل شفایابی اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں (اعانت بدر ۵ پونڈ) ۲۔ محترمہ شاکرہ مشکور صاحبہ اپنے بیٹے کے لئے جو باوجود دس سال کی عمر کا ہونے کے چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ درخواست دُعا کرتی ہیں (اعانت بدر ۲۰/ روپے) (مینیجر بدر)

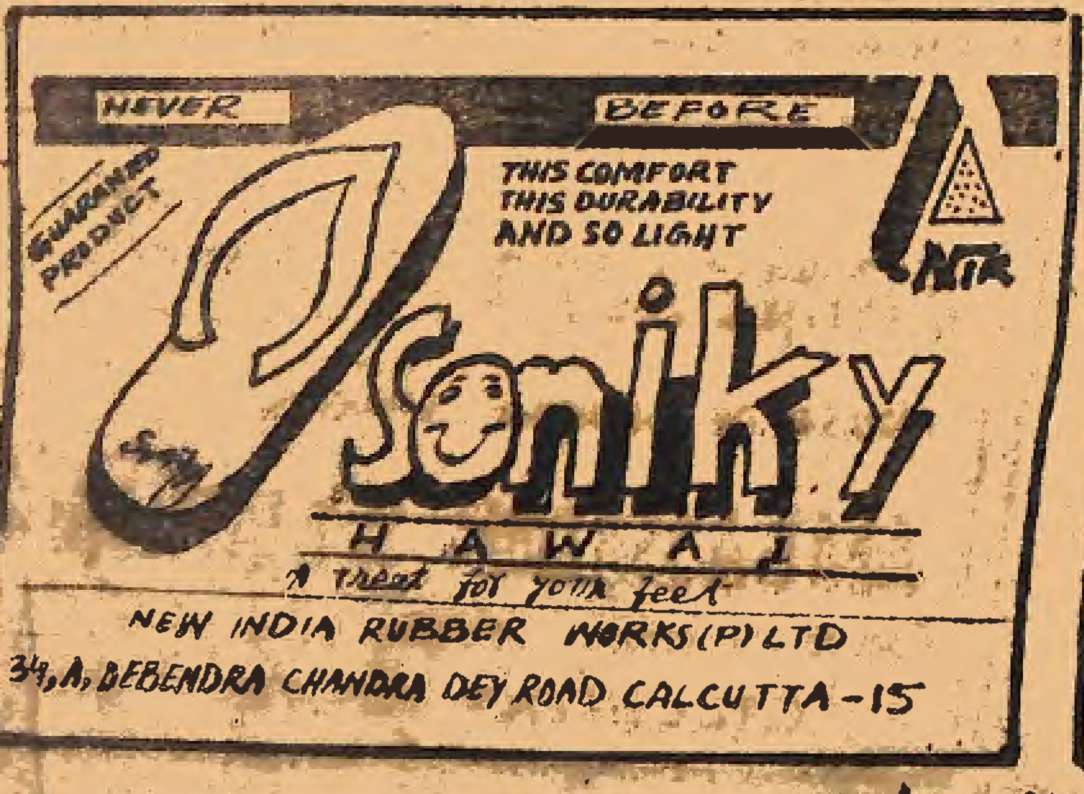

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرّحیم

جیولرز

پروپرائٹر
سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ :۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری
نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون :۔ ۶۲۹۴۴۲

साप्ताहिक 'बद्र'
कादियान [पंजाब]

सम्पादक :- मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :- मुहम्मद नसीम खान
क़ुरैशी मुहम्मद फ़ज़लुल्लाह

वर्ष 2 हिन्दी भाग 30 नवम्बर, 1995 अंक 48

पवित्र क़ुरआन

हज़रत नूह अलैहिस्सलाम

और हम ने ही नूह को उस की जाति की ओर (रसूल बना कर भेजा था। (उस ने उन्हें कहा था) सुन लो मैं तुम्हारी ओर खुले रुप मे सावधान करने वाला बना कर भेजा गया हूं।

यह (सन्देश दे कर) कि तुम अल्लाह के सिवा किसी की उपासना न करो। निस्सन्देह मैं तुम्हारे ऊपर एक बड़ दुःख वाले दिन के अज़ाब (के आने) से डरता हूं।

इस पर उन में से सरदारों ने जिन्हों ने उसकी जाति में से उस का इन्कार किया था उसे कहा कि हम तुझे अपने जैसे एक व्यक्ति से बढ़ कर कुछ नहीं समझते और न हम यह देखते हैं कि हम में से तुच्छ दिखाई देने वाले लोगों के सिवा किसी प्रतिष्ठित व्यक्ति ने तेरा अनुसरण किया हो और हम अपने ऊपर किसी प्रकार की विशेषता तुझ में नहीं पाते हैं, अपितु हमारा विश्वास है कि तुम झूठे हो।

उस ने कहा कि हे मेरी जाति के लोगो! बताओ तो सही कि (यदि यह सिद्ध हो जाए) कि मेरा दावा अपने रब्ब की ओर से दिए हुए स्पस्ट चमत्कार पर आधारित है तथा उस ने मुझे अपनी ओर से एक बहुत बड़ी रहमत प्रदान की है और वह तुम पर संदिग्ध रही है (तो तुम्हारा क्य हाल होगा)? क्या हम उस (स्पस्ट चमत्कार) को तुम से जबरदस्ती मनवा लेंगे चाहे तुम उसे पसन्द नहीं करते हो?

और हे मेरी जाति के लोगो! मैं इस के लिए तुम से कोई धन नहीं मांगता। मेरा बदला अल्लाह के सिवा किसी दूसरे पर नहीं है और मैं उन लोगों को जो मुझ पर ईमान ला चुके हैं कदापि नहीं धुतकारुंगा। वे तो अपने रब्ब से मिलने वाले हैं, किन्तु तुम्हारा उन्हें तुच्छ समझना मुझ पर यह सिद्ध करता हैं कि तुम मूर्ख लोग हो।

और हे मेरी जाति के लोगो यदि मैं इन को धुतकार दू तो अल्लाह की ओर से (आने वाले दण्ड से बचाने के लिए) कौन मेरी सहायता क्या करेगा। तुम फिर भी नहीं समझते?

और मैं तुम से यह नहीं कहता कि अल्लाह के ख़ज़ाने मेरे पास हैं और न यह कि मैं ग़ैब (परोक्ष) का ज्ञान रखता हूं और न मैं यह कहता हूं कि मैं फ़रिश्ता हूं तथा न मैं उन लोगों के बारे में जिन्हें तुम्हारी आंखे घृणा से देखती हैं यह कहता हूं कि अल्लाह उन्हे कभी कोई भलाई प्रदान नहीं करेगा।

जो कुछ उन के मन में है उसे अल्लाह सब से बढ़ कर जानता है यदि मैं तुम्हारी बात से सहमत हो जाऊ तो मैं निश्चय ही अत्याचारियों में शामिल हो जाऊंगा।

उपासना

फ़र्मान हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहिवसल्लम

हज़रत अब्दुल्लाह पुत्र मसूऊद (अल्लाह उन से राज़ी हो) वर्णन करते है कि मैंने हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लअम से पूछा कि अल्लाह को कौन सा काम ज्यादा प्यारा है। आप ने फ़रमाया कि समय पर नमाज़ पढ़ना। मैंने निवेदन किया कि इस के बाद कौन सा काम अल्लाह को ज्यादा प्यारा है आप ने फ़रमाया कि समय पर नमाज़ पढ़ना। मैंने निवेदन किया कि इस के बाद कौन सा काम अल्लाह को ज्यादा प्यारा है तो आप ने फ़रमाया कि माता, पिता से अच्छा व्यवहार करना। मैंने पूछा कि इसके बाद कौन सा काम अल्लाह को ज्यादा प्यारा है तो फ़रमाया कि अल्लाह की राह में जिहाद करना अर्थात् अल्लाह के धर्म को फै ाने के लिए परी-परी कोशिश करना।

(बुख़ारी शरीफ़ भाग 1 पृष्ठ 390)

हज़रत उमर पुत्र शुऐब (अल्लाह उन से राज़ी हो) अपने पिता द्वारा अपने दादा की यह बात वर्णन करते हैं कि हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लअम ने फ़रमाया कि जब तुम्हारे बालक सात वर्ष की आयु हो जाएं तो उन्हें नमाज़ पढ़ने का आदेश दो और जब वे दस वर्ष के हो जाए तो नमाज़ न पढ़ने पर उन से सख़्ती करो और इस आयु को पहुंचने पर उन के बिछौने भी अलग-अलग कर दो अर्थात् वे अलग-अलग बिछौनों पर सोया करे।

(अबूदाऊद भाग 1 पृष्ठ 70)

★ उन्हों ने कहा कि हे नूह तू हमारे साथ वाद-विवाद कर चुका है बल्कि बहुत-बहुत तर्क-वितर्क कर चुका है अब यही रह गया है कि यदि तू सच्चों में से है तो तू जिस अज़ाब से हमें डराता है उसे हम पर ले आ।

उस ने कहा कि यदि अल्लाह चाहेगा तो उसे ले आएगा और तुम उसे उस के लाने से कदापि असमर्थ नहीं कर सकते।

और यदि मैं तुम्हारा भला भी चाहूं तो मेरा भला चाहना तुम्हें अल्लाह के अज़ाब से बचाने में लाभ नहीं देगा। यदि अल्लाह यह चाहता हो कि वह तुम्हारा सर्वनाश करे तो फिर भी वह तुम्हारा रब्ब है और उसी की ओर तुम्हे लौटाया जाएगा।

क्या वे कहते हैं कि उस ने इस (अज़ाब के वादा) को अपने पास से गढ़ लिया है? तू उन्हें कह दे कि यदि मैं ने उसे अपने पास से गढ़ लिया है तो मेरे इस घोर अपराध का दण्ड अवश्य मुझे ही मिलेगा (किन्तु तुम्हारे अपराधों का दण्ड मुझे नहीं मिलेगा) क्योंकि जो घोर अपराध तुम करते हो उन से मैं बेज़ार (अर्थात विरक्त) हूं।★

खिलाफत की नाकाम तमन्ना

नाम निहाद इस्लामी देश पाकिस्तान में लगभग दो दर्जन फौजी अफसरों को गिरफ्तार किया गया है इन गिरफ्तार किये गये अफसरों में मेजर जनरल अब्बासी एक ब्रिगेडियर तथा तीन कर्नल कुछ दूसरे फौजी अफसरान शामिल हैं उनका प्लान था कि जब पाकिस्तान के कोर कमान्डस तथा आला फौजी हुक्काम की मीटिंग हो तो उन सबकी हत्या कर सरकार का तख्ता पलट दिया जाये, इस बगावत का नेता अपने आपको चीफ आफ दी आर्मी और अमीरुयल मोमिनीन घोषित कर दे तथा पाकिस्तान में अपनी तर्ज की शरई इस्लामी हुकूमत कायम कर दे। सुना जाता है कि पाकिस्तान की कुछ कट्टर पंथी मजहबी जमाअतों का भी इन्हे समर्थन प्राप्त था।

अल्लाह तआला ने नबूवत के तरीक पर जो खिलाफत ए अहमदिया कायम की है। जिसके जरिये इसान की खिदमत की जा रही है तथा तमाम दुनिया में इस्लाम दिन दूनी रात चौगुनी तरक्की कर रहा है उसकी इज्जत को चार चांद लग रहे है उसे मानने की तो इन्हे तौफीक नही मिल रही अल्लाह और रसूल के रास्ते को छोड़कर एक बगावत व रक्तपातके ज़रिये एक बनावटी खिलाफत कायम करना चाहते है, जिसमें ये कभी कामजाब नही हो सकते, जब खुदा का एक सच्चा खलीफा दुनिया में मौजूद है तो उसकी नाफरमानी करके कोई खिलाफत कायम कैसे हो सकती है ? सूरह नर के मुताबिक खिलाफत कायम करना खुदा का काम है जो मोमिनों को अता की जाती है। बन्दो के बनाये हुये खलीफा की कोई कीमत नही पहले आप सच्चे-पक्के मोमिन बने फिर खिलाफत अता को जायेगी भारत पाकिस्तान, बंगला देश तथा दुनिया के दूसरे भागों में तहरीके खिलाफत उठती रहती है तथा हवा के बुलबुले की तरह देखते 2 बैठ जाती हैं, गत वर्ष लंदन में भी लगभग 54 इस्लामी देशो के प्रतिनिधियों की एक मीटिंग बुलाई गई जिसने आलमगीर खिलाफत कायम करने के लिए धुआंधार तकरीरे की गई दरअसल ये हज़रत मिर्जा ताहिर साहेब की खिलाफत से जल भुन रहे है अल्लाह तआला ने हुजुर की आलमगीर इज्जत शोहरत में जा चार चांद लगाये है उसके सामने इन जलनेवालों की कोई पेश नही जा रही पर बंदों की बनाई हुई खिलाफत को दुनिया में कौन कबूल कर सकता है, फिर सवाल यह है कि अगर बंदे खलीफा बनायेगे तो क्या खलीफा सुन्नियों में से होगा या शियाओं में से ? या दोनो फिरको में से बारी बारी से होगा इसके अलावा सुन्नियो के देवबदी फिरके से होगा या बरेलवी फिरके से ? क्या मौलाना मौदूदी के मानने वाले खिलाफल से अपना हक छोड़ देंगे ?

फिर सवाल पैदा होता है कि खिलाफत सऊदी अरब में रहेगी या ईरान में ? सऊदी अरब की खिलाफत को लीबिया के कर्नल कज्जाकी मान लेगे ? इराक तथा फिलिस्तान के मुजाहिद उन लोगो को खिलाफत को मान लेगे जिन्हे वो इस्लाम दुश्मन ताकता का आला-ए-कार समझते है ? टर्की अपने हाथ से कैसे खिलाफत जाने देगा ? भारत पाकिस्तान अफगानिस्तान तथा बगंला देश जहाँ लगभग 40 करोड़ मुसलमान बसते है खिलाफत से अपना हक छोड़ देगे ? फिर खिलाफत एसिया में रहेगी या अफ्रीका में ? क्या तमाम दुनिया की इस्लामी हुकूमते खिलाफत की वाला दस्ती कबूल कर लेगी ? पाकिस्तान के मज़हबी सियासी तथा फौजी रहनुमा बार बार पाकिस्तान की इस्लामी स्टेट बनाने की बात करते है। सन 1953, 1974 तथा 1984 में इस जूनून की वजह से सैकड़ो मासूम अहमदियों का खून बहाया जा चुका है मालूम नही ये लोग कौन सा इस्लाम लागू करना चाहते है ? रहमतुल्लिल आलेमीन (स) के इस्लाम से तो इनका कोई ताल्लुक नजर नही आता है 1974 तथा 1984 में मि० जुल्फिकार अली भुट्टो तथा जन० जिया-उल-हक भी अमीरुल मोमिनीन बनने का ख्वाब देख चुके है। इस्लामी निजाम लागू करने की अजीम खिदमत के तौर पर 20 लाख अहमदियों को गैर मुस्लिम करार दे दिया गया, अजान बंद ज़ुबान बंद नमाज बंद, मस्जिद बंद, कुरान जब्त कलिमा लिखना पढ़ना जुर्म तब्लीगे इस्लाम बंद मुख्तसर यह कि तमाम इस्लामी और इन्सानी हुकूक गसब कर लिये गये है तमाम दुनिया में अल्लाह रसूल इस्लाम और कुर्आन शरीफ की प्यारी तालीम को बदनाम कर दिया, अगर इन्हे दुनिया की खिलाफत मिल गई तो खुदा जाने इस्लाम का क्या हाल करेंगें। (मु० शमीम साहिब रुड़की)

इमाम महदी, मसीहमौऊद तथा कल्कि अवतार के समय की खोज

आईए अब हम कल्कि अवतार, इमाम महदी तथा मसीह मौऊद सम्बन्धी समय की खोज करे। हिन्दू धर्म के शास्त्रों से यह सिद्ध होता है कि कल्कि अवतार कलियुग के अन्त में आएगा और उसके आने से सत्युग आरम्भ हो जायेगा। शास्त्रों से यह भी पता चलता है कि भगवान कृष्ण जब दिव्य धाम को गए तब द्वापर युग समाप्त होकर कलियुग आरम्भ हुआ। कृष्ण जी द्वारा जो धर्म स्थापित हुआ था उसका प्रभाव एक हज़ार साल तक रहा इसलिए एक हज़ार साल तक कलियुग का प्रभाव कम रहा। कलियुग की अवधि 4800 साल है। एक हजार साल बाद कलियुग का प्रभाव बढ़ने लगा। तब भगवान कृष्ण के परलोक गमन के लगभग 2300 साल पश्चात् पाप बहुत बढ़ गए। इन पापों के विनाश तथा धर्म की स्थापना के लिए विष्णु के नोवे अवतार महात्मा बुद्ध प्रकट हुए। भारत में यह नन्द वंश का शासन काल था।

भारतीय इतिहासकारों ने नन्द वंश का राज्य काल 600 ईसा पूर्व से 317 ईसा पूर्व तक माना है। इस प्रकार नन्द वंश का कुल राज्य काल 283 वर्ष हुआ। इस 283 वर्ष का आधा 141 वर्ष के लगभग आता है इसका मन्तव्य हुआ 317+141 =458 साल ईसा पूर्व समय में कलियुग की अवधि ठीक अर्द्धा-वस्था को पहुंच चुकी थी। महात्मा बुद्ध के आगमन के लगभग एक हज़ार साल पश्चात् अर्थात 560 ई० में अरब देश में हज़रत मुहम्मद मस्तफा (सल्लम्) का जन्म हुआ। आपको परमात्मा ने समस्त संसार के लिए पैगम्बर तथा रसूल बनाकर भेजा और अपने परमात्मा की आज्ञा अनुसार यह कहा :-

कि भूमण्डल पर बसने वाली समस्त जातियों में यह घोषणा कर दो कि मैं समस्त संसार के लिए रसूल और सधारक बनकर आया हूं। हज़रत मुहम्मद मुस्तफा (सल्लअम्) के समय कलियुग के लगभग 3400 वर्ष व्यतीत हो चुके थे।

(शेष फिर)

बब्बल प्रिंटिंग प्रैस, कादियां फोन 20121 घर 20611

प्रिंटर व पब्लिशर मुनीर अहमद हाफ़िज़ाबादी